اہلسنّت و جماعت

حقیقت

کے آئینے میں

خادم اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمال کرم لاہور

اہلسنت وجماعت حقیقت کے آئینے میں

غلام اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمال کرم

9- مرکز الاویس [illegible] دربار مارکیٹ - لاہور فون: 7324948

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	—	اہلسنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں
مصنف	—	مولانا محمد ابراہیم صاحب
اشاعت اول	—	فروری 2001ء
تعداد	—	گیارہ سو
زیر اہتمام	—	ایم احسان الحق صدیقی
نگران طباعت	—	ملک خالد رمضان اعوان
ناشر	—	مکتبہ جمال کرم لاہور
قیمت	—	

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلیکیشنز	گنج بخش روڈ لاہور۔
ضیاء القرآن پبلیکیشنز	14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ	بھیرہ ضلع سرگودھا
مکتبہ قادریہ	چوک میلاد مصطفیٰ گوجرانوالہ
فرید بکسٹال	اردو بازار لاہور۔

Marfat.com

فہرست

حافظ محمد مشتاق
اک جھورانوالی ضلع گجرات

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	انتساب	4
2	تقریظ	5
3	مقدمہ	8
4	تعلیق	9
5	اظہار تشکر	14
6	مقدمۃ الکتاب	18
7	واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا	21
8	لفظ اہلسنت وجماعت کی لغوی تحقیق	24
9	لفظ سنت کی وضاحت	25
10	محبت کیا ہے؟	29
11	اہل سنت والجماعت کی شرائط	34
12	اہل سنت کون ہیں؟	40
13	تعارف نجدیت	44
14	کتاب التوحید	50
15	لزوم اہلسنت والجماعت (آئمہ محدثین ومفسرین کی روشنی میں)	67
16	امام فخر الدین رازی کی تصریح	69
17	مقام غور	72
18	والتحدث بنعمۃ اللہ	73
19	شکر نعمت اور میلاد النبی ﷺ	74
20	حرف آخر	99
21	ماخذ ومراجع	99

marfat.com

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول

فخر المحدثین، شیخ المفسرین، سلطان المدرسین

استاذی واستاذ العلماء

حضرت علامہ سلطان احمد رحمتہ اللہ علیہ

حاصلانوالہ شریف (پھالیہ)

اور

سند الاتقیاء، صفوۃ الاولیاء، بحر فیض علم وحکمت والدی

حضرت مولانا فیض احمد رحمتہ اللہ علیہ

مہلو شریف (گجرات)

کے نام منسوب کرتے ہوئے سعادت سمجھتا ہوں

محمد ابراھیم

Marfat.com

تقریظ

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

عقل، حق و باطل، نور و ظلمت اور خیر و شر میں تمیز کرنے کا ذریعہ ہے مگر جب اس پر حسد بغض اور تعصب و عناد کے پردے پڑے ہوئے ہوں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا انسان حقیقت سے آنکھیں موند لیتا ہے اور شنوا و بینا ہونے کے باوجود اندھا اور بہرہ بن جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن مقدس ارشاد فرماتا ہے۔

لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغافلون.

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مدینہ شریف میں کچھ لوگوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں دخول کیا اور چراغ مصطفوی کو بجھانے کی کوشش کی۔

يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم.

مگر اللہ تعالیٰ کا دین روز بروز پھیلتا چلا گیا۔

والله متم نوره ولو كره الكافرون.

وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف سازشیں بھی ہوتی رہیں مگر انجام کار شکست باطل کو ہی ہوئی۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں مغرب نے انگڑائی لی۔ عیسائیت نے پر تولے اور اسلام کے خلاف زور و شور سے اپنی تحریکوں کا آغاز کیا۔ صلیبی جنگوں کے نتائج ان کے سامنے تھے مسلمانوں کے فن حرب سے وہ آشنا تھے اور خوفزدہ بھی۔ انہوں نے سوچا کہ میدان جنگ میں ان قوموں کا مقابلہ

marfat.com

Marfat.com

ممکن نہیں لہٰذا لائحہ عمل تبدیل کیا گیا اور چیتر ابدل کروہ مسلمانوں کی صفوں میں نفوذ کر گئے۔ ابن الوقت لوگوں کی انہیں تلاش تھی جو ان کے مذموم مقاصد کو پروان چڑھانے میں ممدومعاون ثابت ہوسکیں اس طرح کے مفاد پرست لوگ ہر زمانے اور قوم میں موجود رہے ہیں مگر جس قدر نقصان امت مسلمہ نے غداروں اور منافقوں سے اٹھایا ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ بہر حال انگریزوں کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی شکل میں ایک ایسا شخص نظر آیا جو "ہم چو ما دیگرے نیست" کے دام میں گرفتار تھا۔ زبان وکلام میں شدت، گستاخی کی حدود کو پہنچی ہوئی تھی۔ صحابہ کرامؓ پر بلا روک ٹوک تنقید اور شان رسالت کی تنقیص، اس کا شیوہ تھا شاہ سعود کی آشیر باد حاصل ہونے کی وجہ سے اس کے نظریات حجاز مقدس میں عام ہوئے علماء وصلحائے امت کو قتل کیا گیا توحید کی آڑ میں عصمت انبیاء تار تار کی گئی بالخصوص نبی کریم سرکار مدینہ ﷺ کی ذات اقدس پر رکیک حملے کئے گئے اور شرک و بدعت کے فتاوی کی ایسی بوچھاڑ کی گئی جس سے سینکڑوں اسلامی روایات چشم زدن میں غیر اسلامی رسمیں ٹھہریں۔

نبی معظم ﷺ کہ جن کی محبت اصل ایمان ہے ان کی بارگاہ اقدس میں گستاخی کون برداشت کرسکتا ہے نتیجۃً ان ایمان سوز حرکات کے بدلے میں اہل ایمان کے خون کھول اٹھے اور اسلامی دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ علمائے وقت نے اس کا علمی محاسبہ کیا اور تردید میں حسب طاقت زبان وقلم کا استعمال فرمایا۔

محمد اسماعیل دھلوی نے نجدی تحریک کے اثرات کو مکمل قبول کرتے ہوئے ہندوستان میں سب سے پہلے اس کا پرچار کیا اور عبدالوہاب نجدی کی کتاب "التوحید" کا آزاد اُردو ترجمہ کیا جس میں بارہ سو سال سے امت مسلمہ اور اکابر اسلام کے نظریات واعمال کو شرک وبدعت سے تعبیر

Marfat.com

کیا گیا اور کھلے لفظوں دل آزاری کی گئی یوں نجدی عقائد کو قبول کر کے ابن عبدالوہاب کی فکر کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دوسرے علمائے امت نے ان تحریروں پر گرفت فرمائی اور اپنی روش درست کرنے کا مشورہ دیا مگر یہ لوگ راہ ضلالت میں بڑھتے چلے گئے تحریروں اور تقریروں سے تنقیص رسالت کا اظہار کھلے بندوں ہونے لگا اور بجائے رجوع کرنے کے وہ اپنے خودساختہ نظریات پر ڈٹ گئے خود کو درست کرنے کی بجائے وہ اعلیٰ حضرتؒ اور ان کے معتقدین کو "بریلوی فرقہ" کہہ کر بدعتیوں میں شمار کرنا شروع کر دیا جو سراسر ان کی غلطی تھی اور کج روی کے باعث ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ خود بدعتی اور گستاخ ہیں جبکہ اعلیٰ حضرتؒ کی تحریریں واضح طور پر اہل سنت کے عقائد کی ترجمان ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "اہل سنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں" کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اہل حق کون ہیں اور اہل سنت و جماعت کا لفظ کس جماعت پر صحیح قرار پاتا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ امت مسلمہ کے اتحاد کو انتشار و افتراق میں تبدیل کرنے والے کون حضرات ہیں میں عزیزم مولانا محمد ابراہیم صاحب کو اس علمی کاوش پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی یہ کتاب امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس

(مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی)

ناظم اعلیٰ: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

مسلک اہل سنت کیا ہے؟ دین اسلام کے عقائد کا مجموعہ ہے تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں مختلف گمراہ فرقے پیدا ہو گئے جنہوں نے صحابہ کرام اور جمہور امت سے الگ نظریات اختیار کئے ان سے امتیاز کے لئے اہل سنت و جماعت کا حسین خصوصی عنوان منتخب کیا گیا جس کا معنی ہے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے پر چلنے والے آج کے دور میں کئی فرقے ایسے ہیں جو اہل سنت کہلاتے ہیں حالانکہ وہ مسلک اہل سنت پر گامزن نہیں ہیں۔

فاضل علامہ مولانا محمد ابراہیم زید مجدہ نے ''اہل سنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں'' لکھ کر اہل سنت و جماعت کی واضح نشانیاں بیان کردی ہیں جنہیں سامنے رکھ کر بڑی آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ مولائے کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے یہ بابرکت رسالہ مرتب کیا ہے اور جگہ جگہ مستند کتب کے حوالے دیئے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھیں اور گمراہی کے موجودہ دور میں مسلم امہ کی صحیح راہنمائی فرماتے رہیں۔

۲۰ ذیقعد ۱۴۲۱ھ

۱۵ فروری ۲۰۰۱ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

Marfat.com

حال یہ ہے کہ مسجدوں کے باہر مسلح پہرہ ہے۔ اور اگر یہ پہرہ نہ ہو تو ایک پل میں مسجدیں خون سے سرخ ہو جاتی ہیں۔

اگر یہ سب کچھ دین سے بے بہرہ لوگ کرتے تو شاید اتنا افسوس نہ ہوتا مگر ایک گروہ خانوادہ رسول ﷺ کا نام لیتا ہے اور دوسرا اصحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے ایک حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا آئیڈیل خیال کرتا ہے اور دوسرا شیخین کریمین کی محبت کا دعویدار ہے ان بد بختوں نے اپنی اس جنگ میں ان مقدس ہستیوں کو بھی شریک کر لیا ہے جن کی تعریف قرآن نے ''رحماء بینھم'' کے الفاظ سے کی ہے اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ کو میڈیا اہل سنت و جماعت کا نام دیتا ہے اور اس آویزش کو سنی شیعہ فساد گردانتا ہے مگر جو لوگ عبادت گاہوں کا احترام ملحوظ نہیں رکھتے حسین رضی اللہ عنہ کو باغی سمجھتے ہیں یزید، قاتل آل رسول اللہ ﷺ کو خلیفۃ اللہ لکھتے ہیں تحقیق کے نام پر صحابہ کرامؓ، خانوادہ رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین کو الزام دیتے ہیں اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں وہ اہل سنت کیونکر ہو سکتے ہیں اہلسنت تو وہ ہیں جن کے ناجی ہونے کی بشارت سرور کائنات ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے دی ہے اہل سنت تو محبت والفت کے پیامبر ہیں وہ سراپا خیر ہیں۔

قرآن ان کا رہنما، حدیث ان کی قائد ہے وہ ہر اس چیز کو محترم سمجھتے ہیں جس کا تعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہے وہ صحابہ کرام کی غلامی کا بھی دم بھرتے ہیں اور اہل بیت اطہار کو بھی اپنی محبت و عقیدت کا قبلہ جانتے ہیں اسلاف جو علم کی اشاعت میں زندگیاں گذار گئے، انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ علی ہجویری، غوث اعظم، شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، بابا فرید گنج شکر، حضرت مجدد الف ثانی اور سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جیسی اولوالعزم اور واصلین باللہ ہستیوں کی اقتداء کرتے ہیں کہ جنہوں نے اپنے حسن خلق سے غیر

Marfat.com

مسلموں کو غلامی رسول ﷺ کا طوق گلے میں ڈالنے پر مجبور کیا اور ان کی محفل میں جو بھی آیا انسانیت کے لئے وجہ افتخار ٹھہرا۔

اہل سنت اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتے ہیں دوسروں کو احترام سکھاتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی محبت اور سچی غلامی کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں نہ انہیں یہ زعم کہ پارسا ہیں لہذا ہم بھی جنت میں جائیں گے نہ انہیں یہ دعوی کہ کثرت عبادت و ریاضت کی وجہ سے اللہ کا قرب رکھتے ہیں لہذا ہماری توہین اللہ کی ناراضگی کا موجب ہے انہیں تو صرف اللہ کے فضل و کرم کی امید ہے اور رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور رحمت کا آسرا ہے۔

زیر نظر کتاب اہل سنت و جماعت کا تعارف پیش کرتی ہے۔ اس موضوع پر اور بھی رسائل لکھے گئے لیکن جو جامعیت اور گہرائی اس کتاب میں ہے شاید کسی اور میں نہیں۔ مصنف علام نے علمی وجاہت کے باوجود اسلاف کی تصریحات پر اکتفاء کیا ہے اور یہ ان کی عقیدت اور علمی دیانت کا منہ بولتا ثبوت ہے اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ ایسا کام صرف مولانا محمد ابراہیم مدظلہ العالی ہی کر سکتے ہیں۔ کتاب بنی مشکل کام ہے عربی ماخذ ہر ایک سے بات نہیں کرتے۔ جو لوگ مخدوم بن کر ورق گردانی کرتے ہیں وہ خائب و خاسر رہتے ہیں اور جو خادم بن کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور بزرگوں کی عقیدت کا چراغ روشن کر کے اکتساب فیض کرتے ہیں یہ کتابیں انہیں اپنے فیض سے مالا مال کر دیتی ہیں۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سے میرا تعارف دو سالوں پر محیط ہے میں ان کی جلوت وخلوت کا ساتھی ہوں ان کی شب و روز کو تنقیدی نظروں سے دیکھ چکا ہوں۔ بلا کے آدمی ہیں گھنٹوں کتابوں سے محو گفتگو رہتے ہیں مگر تھکتے نہیں۔ ایک رات میں بھی پھنس گیا چند احادیث کی تخریج درکار تھی جوں جوں رات بیت رہی تھی ان کے انہماک میں اضافہ ہو رہا تھا گلستان حدیث

marfat.com
Marfat.com

کی ہر کلی سے گویا وہ واقف تھے حدیث کی تلاش کرنے میں کمال رکھتے ہیں میں صرف ان کے ساتھ بیٹھا چائے پی رہا تھا بڑی مشکل سے صبح ہوئی دن کا اجالا پھیلا احادیث کی تخریج تو ہو گئی لیکن مجھے بخار نے آلیا اور حضرت کی حالت اس شعر کی غماز تھی۔

اے شمع تجھ پہ رات یہ بھاری ہے جس طرح
ہم نے تمام عمر گذاری ہے اس طرح

حضرت سراپا محبت ہیں ہم کینٹ کے خطیب یک رنگی سے اکتا جاتے ہیں تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ہمیں یقین ہوتا ہے کہ وہ تشریف فرما ہوں گے وہ دنیا داروں کے پاس نہیں جاتے کتب بینی میں وقت گذارتے ہیں صرف ماخذ دیکھتے ہیں عام کتب ان کی طبع مشکل پسند کی سزاوار نہیں ہر وقت پڑھتے ہیں مگر آنے والوں کی خاطر داری کے لئے وقت نکالنا عبادت سمجھتے ہیں احباب حاضر خدمت ہو کر علمی موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ وہ بڑی شفقت سے علم کے موتی لٹاتے ہیں کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے ہیں لیکن دل آزاری کسی کی نہیں کرتے۔ کوئی بھی آ جائے اپنا کام چھوڑ کر ان کی خدمت میں جت جاتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی کئی دنوں تک دوسروں کے کام میں مشغول رہتے ہیں مذہب و مسلک کے بارے نہیں پوچھتے لیکن دراصنت سے کام لینا بھی روا نہیں سمجھتے۔ دل کے سچے اور قول کے پکے ہیں۔ مہمان نواز اتنے کہ کوئی کھائے پیئے بغیر واپس نہیں لوٹتا۔ انہی کی شبانہ روز محنت سے ہمارے کئی دوست پی۔ ایچ۔ ڈی، ایم فل، اور ایم اے کے مقالہ جات تحریر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ مجھے فخر ہے کہ میں ان کا ہم جلیس ہوں۔ کھاریاں کینٹ سے ان کا مدرسہ ''دارالعلوم کنزالایمان'' چند قدم کے فاصلے پر ہے نصیرہ اور کھاریاں کینٹ کے درمیان ایک برساتی نالہ حد فاصل ہے اور اسی برساتی نالے کے کنارے ان کا مختصر مگر قابل تقلید ادارہ علم کی روشنی تقسیم کر رہا ہے۔ حضرت کی لائبریری

Marfat.com

سے استفادہ کے لئے بلا تفریق مذہب و ملت بھی آتے ہیں وہ ہر ایک سے شفقت برتتے ہیں مگر مجھ پر کمال کرم فرماتے ہیں حالانکہ دعویٰ تمام دوستوں کا بھی ہے کہ وہ ہم پر زیادہ مہربان ہیں۔

ہم مشرقی لوگ بھی عجیب ہیں ساغر صدیقی جیسے شاعر کو لاہور کی فٹ پاتھ پر زندگی کی بازی ہارتے دیکھتے ہیں سگریٹ پیش کر کے ان سے غزل لکھواتے ہیں مگر ان کی قدر تہہ زمین میں جانے کے بعد کرتے ہیں۔ گویا ہمارا مذہب یہ ہے کہ زندوں کا احترام جائز نہیں پس مرگ سب کچھ روا ہے۔ حضرت کے ساتھ بھی ہم کچھ ایسا ہی برتاؤ کر رہے ہیں مادیت پرستی کے اس دور میں علم کی روشنی تلاش کرنے کا رواج نہیں رہا۔ ہر ہاتھ مادیت کے الاؤ کی طرف بڑھ رہا ہے ایسے میں ان لوگوں کا وجود غنیمت ہے۔ جو دنیا و مافیہا سے بے نیاز علم کی اشاعت میں مصروف ہیں یہی لوگ قابل صد تکریم ہیں اہل علم حضرات کو ایسے لوگوں سے ملنا چاہیے ایسے درویش صدیوں پر محیط ہوتے ہیں ان کا احترام در حقیقت دین سے لگاؤ کی علامت ہے۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب اپنے ذوق کا پورا لحاظ رکھتے ہیں وہ عام موضوعات پر نہیں لکھتے ہمیشہ ایسے موضوع کا انتخاب کرتے ہیں جس سے اہل قلم گھبراتے ہیں ان کی تصنیفات علمی سرمایہ میں بہترین اضافہ ہے۔

عربی میں خوب لکھتے ہیں اس کتاب کے علاوہ کئی رسائل مختلف مسائل پر تحریر فرما چکے ہیں عربی میں ایک رسالہ "حلال الغرۃ" بھی منظر عام پر آ گیا ہے جس کا ترجمہ "نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں" کے نام سے مجھ فقیر کے حصے میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی علمی کاوشوں کو بحق مصطفیٰ ﷺ قبول فرمائے اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رہے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

خاک راہ حجاز

ظفر اقبال کلیار

marfat.com

Marfat.com

اظہار تشکر!

اے انفس و آفاق کے مالک!

زمین و آسمان کے خالق!

تیری عظمتیں ان گنت، تیری رعنائیاں ہر سو!

چار دانگ عالم میں تیرا جمال، تیری خوشبو کو بکو!

زبان بلبل پہ تیرے ترانے، نکہت گل میں تیرے فسانے!

جن و انس تیرے لئے سرنگوں، کبھی کو تیری طلب، کبھی کو تیرا جنوں

تیری حمد بیان ہو تو کیونکر، تیری تعریف ہو تو کیسے، تو سراپا ناز میں سراپا نیاز، ہمہ دم مجھے تیری جستجو، تیری نگہ سے میری آبرو، تو صدائے دل تو ندائے روح، ہر کوئی تیری لگن میں مگن اور ذرے ذرے کی آواز!

تیری شان جل جلالہ، تیری شان جل جلالہ،

اور بقول حضرت اقبال رحمتہ اللہ علیہ

کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا درد مجوری!
حد ادراک سے باہر ہیں باتیں عشق و مستی کی
سمجھ میں اس قدر آیا کہ دل کی موت ہے، دوری

اور

اے خالق ارض و سما کی تخلیق اول، انبیاء و رسل کے امام، ہزاروں درود اور ہزاروں سلام تیری ذات مقدس و مطہر و منور پر کہ

Marfat.com

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ، تیرے محیط میں حباب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

"اقرا" کی صدائے حیات بخش فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوئی اور پوری دنیا پہ چھا گئی زندگی کا انداز بدلا، کفر و شرک کی ظلمتیں کافور ہوئیں۔

شکستہ دلوں کو مرہم ملی، رنجیدہ خدائی کو سرور ملا، عظمت انسان کو رفعت ملی اور توحید خداوندی کے نغمے ہر زباں پر چہکنے لگے۔

گلستان نبوت سے وہ پھول کھلے کہ زمانہ معطر ہو گیا، وہ بہار آئی کہ عالم جھوم اٹھا ایسے رنگ بکھرے کہ ردائے جمال نکھر اٹھی، بے زبانوں کو سلیقہ گفتار ملا، بے سہاروں کو آسرا ملا۔ ماں کو عزت اور باپ کو اعلیٰ مقام ملا اور حقیقت پکار پکار کر کہتی ہے کہ محمد عربی ﷺ کے وسیلے سے رب غفار ملا۔

مگر یہ عظمت کسے ملی، یہ شرف کس کا مقدر ٹھہرا؟

تاریخ گواہی دیتی ہے کہ یہ عظمت و رفعت انہیں ملی جنہوں نے محبت کا سلیقہ سیکھا جانبازی اور جانثاری کا طریقہ سیکھا، عشق وجنوں کی آغوش میں کبھی بلال رضی اللہ عنہ ریت پہ لیٹے۔

کبھی صہیب نیزوں کی انیوں سے چھید کے کھائے۔

ظلم سہتے جائیں، مصیبتیں جھیلتے جائیں مگر زبان جب بھی پکارے تو عظمت رسول (ﷺ) کے ترانے پھوٹیں۔

حب نبی (ﷺ) کے گیت لکھیں۔

آلام کی پرواہ نہیں، مصائب کا رنج نہیں، کلفتوں میں بھی لذت ہے کہ اس سے حاصل

marfat.com
Marfat.com

محبوب دو جہاں کی محبت ہے۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کہ جن کے دل اپنے محبوب کے ذوق شوق میں محو اور اس کی یاد سے معمور ہیں عشق سرکار ﷺ کو سینے میں بسائے تڑپتے ہیں سسکتے ہیں اور کہتے چلے جاتے ہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے راضی ہیں اور خدا ان سے راضی (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ)
ان پاکیزہ اور مقدس ہستیوں کی پیروی اور متابعت ہی فلاح دارین کی ضامن ہے۔
اسی لئے آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"۔
اس لئے ایمان کی کسوٹی اور معیار ہمارے لئے یہی پاکیزہ نفوس ہیں۔ اگر کوئی اپنی ایمانی کیفیت ملاحظہ کرنا چاہے تو ان لوگوں کے طرز عمل سے موازنہ کر کے دیکھ لے۔ یہی جماعت ہے جس نے دیدہ و دل فرش راہ کرتے ہوئے آسمان رشد و ہدایت سے فیض لیا اور سارے عالم میں پھیلایا اور پھر ان لوگوں کے بعد تابعین، تبع تابعین وغیرھم نے اس سلسلے کو آگے بڑھایا اور یہی جماعت اہل سنت کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور ایمان لانے کے بعد محبت رسول ﷺ ان کے نزدیک سب سے اہم فریضہ ہے۔ مدینہ شریف ان کی جنت ہے اور گنبد خضراء ان کا مرکز و محور۔
آئندہ صفحات میں اسی مقبول بارگاہ جماعت کا تعارف اور اس کی حقانیت احادیث مقدسہ اور اقوال علمائے حقہ کی روشنی میں پیش خدمت ہے حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم مدظلہ العالی نے نہایت عرق ریزی اور جانفشانی سے اسے ترتیب دیا اور مدلل انداز میں اپنے موقف کی وضاحت فرمائی۔ اکابرین امت کی صراحت اور محدثین و مفسرین کے ارشادات نے کتاب کی

Marfat.com

اہمیت کو دو چند کر دیا اس موضوع پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ رب ذوالجلال حضرت علامہ کے علم وفضل میں برکت عطا فرمائے۔

علامہ ظفر اقبال کلیار جو کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہیں، نے "تعلیق" کے نام سے فاضلانہ تبصرہ تحریر فرمایا۔ اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود کتاب کی پروف ریڈنگ میں بھی معاونت فرمائی ان کا جذبہ قابل داد اور باعث فخر ہے۔

چوہدری غلام غوث صاحب ہمارے علاقہ کی ایک معروف سماجی شخصیت ہیں اس کتاب کی اشاعت میں انہوں نے نمازی کی حوصلہ افزائی فرمائی ان کا شکریہ ادا نہ کرنا حق تلفی ہوگی۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ رب ذوالجلال چوہدری غلام غوث صاحب کے مرحوم والد (حاجی شاہ محمد) اور والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔

اور چوہدری عطا محمد مرحوم، چوہدری رحمت خان مرحوم، چوہدری گلاب خاں مرحوم، و اہلیہ مرحومہ اور چوہدری اسد منیر کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبروں پر رحمتیں نازل فرمائے آمین۔ حاجی محمد الیاس صاحب (حال مقیم بلیک برن انگلینڈ) اور ان کے تمام بھائیوں کے کاروبار اور عمر میں برکت خداوند کریم سے مطلوب ہے۔

آخر میں اپنے محترم بھائی احسان الحق صدیقی کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی پبلشنگ میں اساسی کردار ادا کیا اور دینی خلوص سے اس کام کو نبھایا اللہ تعالیٰ ان کے جذبات قبول فرمائے۔ اور صحت کاملہ کے ساتھ زندگی عطا فرمائے۔

محمد سجاد رضوی قصبہ (کھاریاں)

18-01-2001

marfat.com

Marfat.com

مقدمۃ الکتاب

برادران اسلام! مقدمۃ الکتاب کسی تصنیف کے مندرجات کا ترجمان اور اندرونی صفحات پر درج مضمون کا اجمالی خاکہ ہوتا ہے اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ پڑھنے والے کو کتاب کے عنوانات اور مباحث کا علم ہوجاتا ہے اور غرض وغائت بھی معلوم ہوجاتی ہے جس سے آئندہ صفحات میں دلچسپی کا سامان فراہم ہوتا ہے۔

میں نے اس کتاب میں جو احادیث مقدسہ اور اقوال آئمہ مفسرین نقل کیے ہیں در حقیقت یہ اہل السنۃ والجماعۃ کے ترجمان ہیں احادیث کے الفاظ بظاہر مختلف ہیں مگر معانی کے اعتبار سے تمام کا مفہوم یہی جماعت ہے۔ مثلاً ''اتبعو السواد الاعظم علیک بالسواد الاعظم، علیکم الجماعة، علیکم بالجماعة، من فارق الجماعة یا المفارق للجماعة، الشیطان مع الفذو لاثنین ابعد ''وغیرہا جیسے الفاظ پڑھنے کو ملیں گے مگر ان تمام سے مراد اہل السنۃ والجماعۃ ہی ہے۔

صحیح حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان میں سے ایک ناجی ہوگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ فرقہ کون سا ہوگا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہوں گے۔'' لہذا اہل السنۃ والجماعۃ وہ گروہ ہے جو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی پیروی کرنے والا اور ان کے نظریات واعتقادات کا حامل ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے نظریات واعتقادات وہی ہیں جو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین، آئمہ مجتہدین، محدثین ومفسرین، اولیائے کاملین اور علمائے صالحین رحمتہ اللہ علیہم کے تھے۔ اس مقدس ومحترم جماعت کے علاوہ جتنے بھی فرقے اور گروہ ہیں ان کے عقائد ان نابغہ روزگار ہستیوں سے ٹکراتے ہیں جس کی وجہ

Marfat.com

سے وہ اہل سنت و جماعت کہلانے کے روادار نہیں کیونکہ ان میں سے کسی کا قلم صفحہ قرطاس پہ ختم نبوت کے خلاف سیاہی بکھیر رہا ہے تو کسی کی نوک قلم کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ اور ذوالنورین حضرت عثمانؓ کی بغاوت و سرکشی ثابت کرنے کی سعی بے سود میں مصروف ہے کوئی حضرات صحابہ کرامؓ کی محبت کے لبادہ میں یزید کو امیر المومنین بنانے کی سعی مذموم میں مشغول ہے تو کوئی اہل بیت عظام کی محبت کے نام پر جید صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی تکفیر کو اولین فریضہ گردانتا ہے تبلیغ کے بارے میں "تعلیمات اشرفیہ" کے پرچار کی سرتوڑ کوشش کہیں ہو رہی ہے تو کوئی حدیث کے نام پر اولیائے کاملین و صالحین امت کی ناموس سے کھیل رہا ہے پھر تاسف اور حیرت و ملال اس بات پہ کہ اہل سنت و جماعت کا بورڈ لگا کر اصل جماعت اہل سنت کو تضحیک کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اسے بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور خود یہ لوگ اسلام کے نام پہ ایسی حرکتیں کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ کی جبیں پر قبیح داغ کی صورت میں ان کا طرز عمل ظاہر ہے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں ان کا شعار ہے غیب دان نبی ﷺ کے غیب عطائی کے منکر، حیات الدنیا سے انکاری، توسل و استعانت اور استغاثہ کو شرک سے تعبیر کرنے والے یہ لوگ درحقیقت ایک ہی گروہ کے افراد ہیں جن کا تعلق ان فرقوں سے ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے عذاب کی وعید سنائی۔

بحیثیت نظریات واعتقادات اور بلحاظ کثرت بحمدہ وتعالیٰ صرف اہل السنۃ والجماعۃ ہی وہ سواد اعظم ہے جس کا مبنی برحق ہونا زبان نبوت سے ثابت ہے اس لئے جملہ اہل ایمان سے ملتمس ہوں کہ اس کتاب میں جو احادیث و اقوال آئمہ مفسرین ومحدثین نقل کیے گئے ہیں ان میں جہاں بھی لفظ سواد اعظم یا جماعت آئے تو مراد اہل السنۃ والجماعۃ ہی ہوں گے۔

اگر کوئی دوست یا بزرگ کتاب کو حقیقت کی نظر سے پڑھے گا تو ضرور اسی فیصلے پر پہنچے گا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کی حقانیت مسلمہ ہے جس میں کسی کو شک وریب کی گنجائش نہیں۔ قارئین کو انشاءاللہ ضرور اسی مقدس جماعت کی پہچان حاصل ہوگی لہذا اے سنیو! اپنے عقائد پر مضبوطی

marfat.com

Marfat.com

سے ثابت قدم رہو اور گمراہ فرقوں سے پہلوتہی کرو بقول مولانا رومی علیہ الرحمہ:

دور شو از اختلاط یار بد　　یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنہا بر جان مے زند　　یار بد بر جان و بر ایمان زند

ان سے دوستی اور اختلاط کے سبب ایمان جیسی لافانی نعمت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے

وما علینا الا البلاغ

محمد ابراہیم عفی عنہ

Marfat.com

الحمدللہ و الصلوۃ و السلام علی خیر خلق اللہ اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ المجید القدیم

واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

فخر الدین رازی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا لفظ "حبل اللہ" کے معانی میں کئی اقوال ہیں اور ان میں ایک قول یہ ہے کہ "حبل اللہ" سے مراد جماعت ہے اس لئے رب العزت نے اس کے بعد ارشاد فرمایا (ولا تفرقوا)۔

وہ لکھتے ہیں کہ "ولا تفرقوا" کی تاویل میں بھی کئی وجوہ ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے

الثالث: انہ نہی عما یوجب الفرقۃ و یزیل الالفۃ والمحبۃ

سوم: ان چیزوں سے روکنا جو تفرقہ کا موجب (سبب) ہوں اور محبت والفت کو زائل کردیں۔

ساتھ ہی یہ حدیث شریف تحریر کرکے استدلال کیا ہے کہ ناجی جماعت ایک ہے۔

"انہ روی عن النبی ﷺ انہ ستفترق امتی علی نیف و سبعین فرقۃ الناجی منھم واحد والباقی فی النار فقیل من ھم یا رسول اللہ ﷺ قال الجماعۃ وروی السواداعظم وروی ما أنا علیہ واصحابی والوجہ المعقول" ان النہی عن الاختلاف والامر بالاتفاق یدل علی ان الحق لایکون

marfat.com
Marfat.com

الاواحدفاذاکان کذلک کان الناجی واحدا.

''نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے عنقریب میری امت ستر اور کچھ (یعنی تہتر)فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ناجی ایک ہی فرقہ ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگ فرمایا'' جماعت'' اور ایک روایت میں فرمایا'' سواد اعظم'' (علماء کے نزدیک سواد اعظم سے مراد اہل سنت وجماعت ہیں) اور ایک روایت میں ہے'' جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

اس میں معقول وجہ یہ ہے کہ اتفاق کا حکم دینا اور اختلاف سے منع کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حق ایک ہی ہے اور جب معاملہ اسطرح ہے تو ناجی گروہ بھی ایک ہی ہوگا (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۱۶۳)

محمد بن احمد انصاری تفسیر الجامع الاٗحکام القرآن المعروف بہ قرطبی میں تحریر فرماتے ہیں۔

''عن عبداللہ بن مسعود (واعتصمو بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا) قال الجماعة روی عنه و عن غیره من وجوه والمعنی کله متقارب متداخل یأ مرابالالفة و ینهی عن الفرقة فان الفرقة هلکة و الجماعة نجاة''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'' بحبل اللہ'' سے مراد جماعت ہے یہ قول آپ اور دوسرے علماء سے مروی ہے اور معنی کے اعتبار سے تمام اقوال ایک دوسرے کے قریب اور ملتے جلتے ہیں اس لئے کہ اللہ رب العزت الفت ومحبت کا حکم دیتا ہے اور تفرقہ سے منع فرماتا ہے اور تفرقہ باعث ہلاکت جبکہ الفت باعث نجات ہے۔

Marfat.com

(تفسیر قرطبی جلد دوم، جز ۴، ص ۱۰۲)

ابن حیان نحوی اندلسی لکھتے ہیں "حبل الله العهد أو القران أو الدين أو الطاعة أو اخلاص التوبة او الجماعة و غير ها (في معنى تفرقوا) قيل عن احداث ما يوجب التفرق و يزول معه الاجتماع.

حبل اللہ سے مراد عہد ہے یا قرآن یا دین یا اطاعت یا خلوص۔ توبہ یا جماعت ہے اور "لا تفرقوا" کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایسی چیز کا احداث (واقع کرنا) جو موجب تفرقہ ہو اور اس کے ساتھ امت کا اجتماع ختم ہو جائے۔

تفسیر البحر المحیط ج ۲، ص ۱۸)

علاؤ الدین علی المعروف بالخازن اس آیہ کریمہ کے تحت رقم طراز ہیں۔

"قال ابن مسعود هو الجماعة و قال عليكم بالجماعة فانها حبل الله الذى آمر به و ان ماتكرهون في الجماعة و الطاعة خير عما تحبون في الفرقة"

(ولا تفرقوا) قيل معناه لا تحدثوا مايكون عنه التفرق و يزول معه الاجتماع لان الحق لايكون الا واحدا وما عداه يكون جهلا و ضلالا"

"عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے "حبل اللہ" سے مراد جماعت ہے اور فرمایا کہ جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ جماعت اللہ کی وہ رسی ہے جس کے پکڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور جو چیز جماعت اور اطاعت میں تم ناپسندیدہ سمجھتے ہو

marfat.com

Marfat.com

وہ چیز فرقہ میں پسندیدہ سے بہتر ہے اور "لاتفرقوا" کے تحت فرماتے ہیں
کہ اس سے مراد ایسی باتیں ہیں جن سے تفرقہ پڑے اور امت کا اتحاد و
اتفاق ختم ہو جائے کیونکہ حق ایک ہی ہے اس کے سوا جہالت اور گمراہی ہے۔
(تفسیر خازن ج اص ۲۸۱)

ان اقوال کے علاوہ بھی اکثر ائمہ مفسرین نے یہ معنی نقل کیے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ حبل اللہ سے مراد جماعت اور تفرقہ سے مراد ایسی باتیں کرنا ہے جو باعث تفریق ہوں اور امت کے اتحاد و اتفاق کے منافی ہوں کہ امت کا شیرازہ بکھر جائے۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ علماء کی اصطلاح میں جماعت یا سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہے آئمہ مفسرین کی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ رب العزۃ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ وابستگی کا حکم دیا ہے کیونکہ اس جماعت سے وابستہ ہونا اتحاد و اتفاق اور الفت و محبت کی علامت ہے اور ان سے علیحدگی تفرقہ بندی کی دلیل۔ اب ہم اہل سنت و جماعت کے لفظی معنی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی لغوی تحقیق

لفظ "اھل" کی تشریح:

(۱) قال ابو عباس احمد بن یحیی: اختلف الناس فی الآل فقالت الطائفة آل النبی ﷺ من اتبعه قرابة او غیر قرابة و آله ذاقرابته متبعا أو غیر متبع و قالت الطائفة ولآل والاھل واحد (لسان العرب لابن منظور ج ۱، ص ۲۶۸)

"ابو عباس احمد بن یحیی کہتے ہیں (آل) میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ آل النبی ﷺ سے مراد آپ کے پیروکار ہیں رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار اور آلہ سے مراد

Marfat.com

آپ کے رشتہ دار ہیں خواہ اتباع کرنے والے ہوں یا نہ ہوں۔

صحاح میں یوں مذکور ہے۔

(۲) و آل الرجل اهله و عياله و آله ايضا اتباعه

(الصحاح للجوهری ج ۴ ص ۱۶۲۷ مطبوعہ)

"مرد کی آل سے مراد اس کا اہل و عیال ہے اور اس کی آل سے مراد اس کے پیروکار ہیں۔

صاحب قاموس لکھتے ہیں۔

(۳) و آل الرجل اتباعه و اولياءه و لا تستعمل الا فيما فيه شرف غالبا فلا يقال آل الاسكاف كما يقال اهله۔ (القاموس ص ۱۲۷۸)

"مرد کی آل سے مراد اس کے ماننے والے اور دوست ہیں اور لفظ آل غالباً ذو شرف کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے آل اسکاف نہیں کہا جاتا جبکہ اہل اسکاف کہا جاتا ہے۔

علمائے لغت کے نزدیک اہل سے مراد پیروکار اور متبعین ہیں صاحب قاموس کے نزدیک آل اور اہل میں فرق ہے جبکہ ابن منظور، صاحب لسان العرب کے نزدیک آل اور اہل ایک ہیں اور صاحب صحاح بھی غالباً اس طرف گئے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اہل کا معنی تابعداری اختیار کرنے والے، پیروی کرنے والے، محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

"واغرقنا آل فرعون"

تو یہاں آل سے مراد بھی فرعون کے پیروکار ہیں۔

لفظ سنت کی وضاحت

marfat.com

Marfat.com

(۱) صحاح للجوہری میں ہے۔

السنة السيرة قاله خالد بن زهير الهذلي

یعنی سنت سے مراد سیرت ہے یہ قول خالد بن زہیر ہذلی کا ہے۔

(۲) لسان العرب میں ہے۔

السنة: الطريقة المحموده المستقيمة ولذالك قيل فلان من اهل السنة معنا من اهل الطريقة المحمودة المستقيمه وهي ماخوذة من السنن. والاصل فيه الطريقة والسيرة واذااطلقت في الشرع فانما يراد بها ما أمربه النبي ﷺ و نهى عنه و ندب اليه قولا و فعلا ممالم ينطق به الكتاب العزيز و لهذا يقال في ادلة الشرع الكتاب و السنة اى القران و الحديث.

(لسان العرب ج ٦ ص ٤٠٠، ٣٩٩)

''سنت اس راستے کو کہتے ہیں جو سیدھا اور محمود ہو اس لئے کہا گیا کہ فلاں اہل سنت سے ہے یعنی وہ ایسے راستے پہ چل رہا ہے جو سیدھا بھی ہے اور محمود بھی اور لفظ السنۃ سنن سے ماخوذ ہے لفظ سنت کی اصل، طریقہ اور سیرت ہے شرع میں جب لفظ سنت مطلق بولا جائے تو اس سے مراد وہ کام ہے جس کے کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا یا اس سے باز رہنے کا حکم فرمایا اور ایسے قول اور فعل کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا جو قرآن حکیم میں مذکور نہیں۔ اس لئے ادلہ شرع میں کہا جاتا ہے ''کتاب اور سنت یعنی قرآن پاک اور حدیث شریف''

Marfat.com

خلفاء کی پیروی کرنے والوں کو بھی اہل السنۃ کہا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

"علیکم بسنتی و سنۃ خلفاء الراشدین المھدیین" (لسان العرب)

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں۔

قال ابو عمر بن عبدالبر القرطبی فی التقصی بحدیث موطا

واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنۃ فالمراد بہ سنۃ

النبی ﷺ وکذالک اذا اطلقھا غیرہ فالم تضف الی

صاحبھا کقولھم سنۃ العمرین وما شبہ ذلک

(عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۵، ص ۲۷۹)

ابو عمر قرطبی موطا کی شرح التقصی میں فرماتے ہیں جب صحابی لفظ سنت کی

تعمیم (عام کرنا، بغیر قید کے استعمال) کرے تو پھر مراد سنت نبی اکرم ﷺ

ہے اس طرح دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے جب تک وہ سنت کو

صاحب سنت کی طرف نسبت نہ کریں جیسا کہ "سنۃ العمرین" میں سنت کی

نسبت عمرین کی طرف ہے۔

یعنی سنت کی نسبت جس کی طرف کی جائے گی اسی کی سنت کہلائے گی اور جب لفظ

سنت بغیر کسی نسبت کے مطلقاً استعمال کیا جائے تو اس سے مراد سنت نبی ﷺ ہے۔

ملا علی القاری فرماتے ہیں

وان صحابی اذا قال السنۃ یحمل علی سنۃ النبی ﷺ

''صحابی جب کہے یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے"

(شرح نقایہ، ج ۱، ص ۱۶۱)

الجماعۃ:

marfat.com

Marfat.com

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی سنت کے پیروکار ہیں خواہ صحابہ کرام ہوں یا تابعین و تبع تابعین، اولیائے کرام ہوں یا علمائے صالحین۔ یہ تمام حضرات جماعت میں داخل ہیں۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی لغوی تحقیق کے بعد اس کا معنی یوں ہوگا کہ محبت و عقیدت سے نبی رؤف و رحیم ﷺ کی سنت آپ کی سیرت و عادت اور آپ کے طریقہ محمودہ کو اپنانے والی وہ مقدس جماعت جس نے سیدھے راستے کو اپنائے رکھا اور اس کی اتباع کی، اہل سنت و جماعت کہلاتے ہیں۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں۔

الفرقة الناجية اهل السنة و الجماعة لاتباعهم القران والحديث في الاعتقاد من غير اعتقاد ارتكاب تاويلات بعيدة

نسیم الریاض شرح شفا شریف، ج ۳، ص ۳۲۸

''فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا) اہل سنت و جماعت ہے کہ اعتقادی طور پر وہ قرآن اور حدیث شریف کا پیرو ہے اور اس جماعت کے لوگ اجنبی تاویلات کے مرتکب نہیں ہوئے۔''

جیسا کہ آج کل بعض لوگ ہوس نفس کی خاطر قرآن و سنت رسول اکرم ﷺ کی من پسند اور لغو تاویل کر کے اپنے عقیدہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اتباع کے لئے محبت ضروری ہے جب تک محبت نہ ہوگی اتباع بھی نہیں ہوگی اس لئے ملاحظہ ہو کہ محبت کیا ہے؟

Marfat.com

محبت کیا ہے؟

قاضی عیاض اور احمد شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں:

"حقیقة المحبة المیل الی مایوافق الانسان و تکون موافقته له"

(نسیم الریاض شرح شفا شریف، ج ۳، ص ۳۴۷)

حقیقت محبت یہ ہے کہ انسان کی اس چیز کی طرف رغبت اور میلان جو اس کی طبیعت کے موافق ہو اور نفس محبت میں اس چیز کی اس کے ساتھ موافقت ہو جائے۔

علامات محبت:

شفا شریف میں علامات محبت کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

فالصادق فی حب النبی ﷺ من تظهر علامة ذالک علیه

(۱) الاقتداء به و استعمال سنته و اتباع اقواله و افعاله و امتثال أوامره واجتناب نواهیه

(۲) کثرة ذکره له فمن أحب شیئا فاکثر ذکره

(۳) کثرة شوقه الی لقائه فکل حبیب یحب لقاء حبیبه

(۴) ومن علامة مع کثرة ذکره تعظیمه له و توقیره عند ذکره و اظهار الخشوع والانکسار مع سماع اسمه

(۵) أن یحب القران الذی اتی به قال سهل بن عبدالله علامة حب الله حب القرآن و علامة حب القران حب النبی ﷺ و علامة حب النبی ﷺ حب السنة

marfat.com

Marfat.com

(شفا شریف، ص ۲۰ جز دوم)

"جس شخص میں یہ علامتیں ظاہر ہوں وہ محبت ﷺ میں سچا ہے۔

(۱) اقوال و افعال میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرنا اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا آپ ﷺ کے ارشاد کردہ کاموں کو بجالانا اور منع کئے گئے امور سے باز رہنا۔

(۲) نبی اکرم ﷺ کا ذکر بکثرت کرنا کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

(۳) نبی اکرم ﷺ کے دیدار کا بہت زیادہ شوق اور بے تابی کیونکہ محب، محبوب کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

(۴) نبی اکرم ﷺ کی یاد کی کثرت کے ساتھ ساتھ اس وقت آپ ﷺ کی تعظیم اور توقیر اور آپ ﷺ کا اسم گرامی سنتے وقت خشوع اور انکساری کا اظہار۔

(۵) قرآن حکیم سے محبت جو نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا گیا۔ سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں قرآن مجید کی تعظیم و محبت، اللہ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور نبی اکرم ﷺ کی محبت قرآن کریم سے محبت کرنے کی علامت ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے ساتھ محبت درحقیقت نبی اکرم ﷺ کی محبت کی علامت ہے۔

غور فرمائیں!

اور بنظر غور دیکھیں کہ یہ علامات کس میں پائی جاتی ہیں یقیناً ان علامتوں اور نشانیوں کو ظاہر کرنے والے اور نہ صرف ظاہر بلکہ دل سے فدا ہونے والے صرف اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔ کثرت ذکر محبت کی سب سے اعلیٰ نشانی ہے تو یہ حضرات حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود و سلام کے گلہائے عقیدت پیش کر کے اور صلوٰۃ و سلام کے لئے وہ الفاظ جو درحقیقت قرآن معظم کی روح ہے، ان سے اپنے آقا کی یاد ہر دم تازہ رکھتے ہیں قرآن ان الفاظ میں حکم ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین آمنو صلوا علیہ و سلموا تسلیما O

صلوۃ اور سلام:

علمائے اہل زبان کہتے ہیں معطوف اور معطوف علیہ باہم متغائر ہوتے ہیں یعنی معطوف اور چیز ہے اور معطوف علیہ اور چیز۔ تو رب ذوالجلال کے اس کلام میں صلوا علیہ معطوف علیہ اور سلموا معطوف ہے لہذا ثابت ہوا کہ سلام اور صلوۃ میں فرق ہے جب اہل السنت والجماعت

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کا نذرانہ پیش کرتے ہیں تو حکم ربی پورا کرتے ہیں کہ صلوۃ اور سلام دونوں اس درود پاک میں موجود ہیں اور یہ ندا (یارسول اللہ ﷺ)

"ندائے محبت ہے"

محب جب محبوب کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو وہ اپنے محبوب کے ذکر کی حلاوت ولذت میں اس طرح منہمک ہوتا ہے گویا تصور کرتا ہے کہ میرا محبوب میرے سامنے ہے اور بول اٹھتا ہے۔

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

اسکی محبت کرنے والے کو اہل سنت وجماعت کا فرد گردانا جاتا ہے۔

جس کے ساتھ زیادہ محبت ہو اس کو ہر حال میں پکارا جاتا ہے اور اپنی فریاد اسی سے کرتا ہے قاضی عیاضؒ نے نقل فرمایا ہے۔

روی ان عبداللہ بن عمر خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر أحب الناس الیک یزل عنک فصاح یا محمداہ فانتشرت

(شفا شریف، ج ۲، ص ۱۸)

marfat.com
Marfat.com

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی کا پاؤں سن ہوگیا تو آپ سے کہا گیا، جو آپ کو زیادہ محبوب ہے اسے یاد کریں تو یہ تکلیف دور ہوجائے گی آپ نے بآواز بلند پکارا یا محمداہ (اے میرے محبوب میری فریاد سنو) تو آپ کا پاؤں صحیح ہوگیا۔

محبت کی ایک نشانی یہ ہے کہ محبوب کی ملاقات کا اشتیاق رہتا ہے مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مکہ مکرمہ تک پہنچ کر بھی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ قدسیہ میں حاضری نہیں دیتے کیونکہ ان کا (یہی) عقیدہ ہے۔

"لا تشدالرحال الا الی ثلاثۃ مساجد"

یہ علامت بھی اہل سنت و جماعت کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ بارگاہ رسالت ﷺ کی حاضری کے لئے مچلتے رہتے ہیں۔

کثرت ذکر میں محبوب کی تعظیم وتوقیر ملحوظ رکھنا اور جب اپنے محبوب کا نام آجائے تو خشوع وانکساری کا اظہار کرنا بھی اہل سنت وجماعت کا حصہ ہے۔

علامہ جلیل الشان علی بن برہان الدین حلبی رحمتہ اللہ علیہ نے سیرت مبارکہ (انسان العیون) المعروف بہ سیرت حلبیہ میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے اور لکھتے ہیں۔

"قد وجد القیام عند ذکر اسمه الشریف ﷺ من عالم الأمة و مقتدا الائمة دینا و ورعا تقی الدین السبکی رحمة الله علیه وتابعه علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصره فقد حکی بعضهم ان الامام السبکی اجتمع عنده جمع کثیر من علماء عصره فانشد فیه قول الصرصری فی مدحه ﷺ

قلیل لمدح المصطفی الخط بالذهب

Marfat.com

علی فضة من خط احسن من کتب

و ان ینہض الاشراف عند سماعہ

قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

فعند ذالک قام الامام السبکی و جمیع من فی المجلس

فحصل انس بذالک المجلس و کفی ذلک فی الاقتداء

(انسان العیون، ج ۱، ص ۱۳۷، فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، ص ۶۰)

بے شک نبی کریم ﷺ کے ذکر کے وقت آپ کا نام شریف سن کر قیام کرنا امام تقی الملۃ والدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا گیا جو اس امت مرحومہ کے عالم دین اور تقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین آئمہ کرام و مشائخ الاسلام نے ان کی متابعت کی اور بعض نے روایت کی (یہ روایت آپ کے صاحبزادے امام شیخ الاسلام ابو نصر عبدالوہاب ابن ابی الحسن تقی الملۃ والدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل کی) کہ امام سبکی کے ہاں اس زمانہ کے علماء کی کثیر تعداد جمع ہوئی اس مجلس میں کسی نے امام صرصری کے یہ اشعار پڑھے جو نبی کریم ﷺ کی مدح میں ہیں۔

(ترجمہ اشعار) "مدح مصطفیٰ ﷺ کے لئے یہ بہت تھوڑا ہے کہ سب سے اچھا خوشنویس ہو اور اس کے ہاتھ سے چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے مدح لکھی جائے اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں وہ آپ ﷺ کی تعریف سن کر صف باندھ کر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں (یعنی یہ سب کچھ کرنے کے باوجود آپ کی مدح کا حق ادا نہیں ہوتا)"

یہ اشعار سنتے ہی حضرت امام سبکی اور تمام علماء جو مجلس میں موجود تھے، کھڑے ہو گئے اور

marfat.com

Marfat.com

اس وجہ سے مجلس میں بڑی لذت وفرحت واقع ہوئی۔علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قدر پیروی کے لئے کفائت کرتا ہے۔(ترجمہ اعلیٰ حضرتؒ)

غور فرمائیں!!

یہ ہیں وہ علمائے کرام اور مشائخ عظام جن کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نعت سن کی نہایت ادب وانکساری سے کھڑے ہو جاتے ہیں علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کی تصریح سے ثابت ہوا کہ اس مبارک مجلس میں اس وقت کے بے شمار آئمہ عظام حاضر مجلس تھے اور کسی نے بھی اس قیام مبارک پر اعتراض نہیں کیا۔یہی مقتضائے حکم خداوندی اور منشائے نبی اکرم شفیع معظم ﷺ ہے جس کی طرف رب العزت نے اشارہ فرمایا۔

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتبعوا السواد الاعظم

آئمہ اسلام کے نزدیک اہل السنۃ والجماعۃ کا دوسرا نام سواد اعظم ہے بحمدہ تعالیٰ ہمارا مسلک اور عقیدہ یہی ہے جو عشق ومحبت سید خیر الانام ﷺ کے علمبردار اور عشاق سید الابرار کی پہچان ہے۔

أهل السنة والجماعة کی شرائط

مولانا ضیاالدین سنائی المتوفی ۵۲۵ھ رسالہ ضیائی میں اور مولانا محمود طاہر رسالہ ''فتاوی الامالی'' میں صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔(یہ دونوں رسالے مخطوط ہیں اور نہایت مختصر)

قال عبدالله بن عباس رضی الله عنهما شرائط اهل السنة

Marfat.com

والجماعة عشرة خصال تفضيل الشيخين و حب الختنين و تعظيم القبلتين والصلوة على خلف الامامين ولامساک عن الشهادتين والرضاء بالقدرين والصلوة على الجنازتين و ترک الخروج على الامين والمسح على الخفين و صلوة العيدين

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے اندر دس شرائط پائی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو دوسروں پر فضیلت دینا۔

(۲) نبی رؤف رحیم ﷺ کے دونوں داماد یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی عزت وتوقیر کرنا۔

(۳) دونوں قبلوں یعنی بیت المقدس اور بیت اللہ خانہ کعبہ کی عزت کرنا۔

(۴) اور دونوں اماموں (نیک وبد) کے پیچھے نماز پڑھنا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (صلوا على كل فاجر و فاسق)

(۵) دو شہادتوں سے باز رہنا یعنی نیک عمل کی وجہ سے کسی کو جنتی قرار دینا اور بدعمل کی وجہ سے جہنمی قرار دینا۔

(۶) خیر اور شر کی تقدیر پر راضی رہنا۔

(۷) دونوں جنازوں پر نماز پڑھنا یعنی نیک وبد کا جنازہ

(۸) دونوں اماموں کی متابعت کرنا یعنی بادشاہ ظالم ہو یا عادل

marfat.com
Marfat.com

(۹) دونوں موزوں پر مسح کرنا۔

(۱۰) دوعیدوں کی نماز پڑھنا۔

بعض کے نزدیک دسویں شرط کی جگہ علم المفروضیت یعنی ارکان وفرائض کا جاننا جیسے نماز وروزہ اور زکوۃ کے مسائل کا علم۔

علامہ عبدالشکور سیالمی تمہید میں لکھتے ہیں۔

اعلم بان الدین مع الجماعة والجماعة هم اهل السواد الاعظم بین الجبر والقدر، بین التشبیه والتعطیل و بین النصب والرفض سئل ابو حنیفة رحمة الله علیه عن السنة والجماعة فقال لانصب ولارفض ولا جبر ولاقدر ولا تشبیه ولا تعطیل.

اے مخاطب جان لے کہ دین جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت اہل سواداعظم ہیں (یعنی اہل السنہ والجماعۃ) اور یہ جماعت جبریہ اور قدریہ کے درمیان، تشبیہ اور تعطیل کے درمیان اور نصب اور رفض کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل السنہ والجماعۃ کون ہیں؟ فرمایا ناصبی نہ رافضی اور نہ جبریہ اور قدریہ اور نہ مشبہ اور معطلہ"

اب ان فرقوں کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

(۱) الناصبۃ: **اعلم بان الناصبة هو الخارجية وهم يسمون حروريه لانهم خرجوا على علىّ رضى الله عنه فى موضع يسمى حروراء وهم يشهدون على علىّ رضى الله عنه بالكفر و من شهد عليه بالكفر فانه يكفر.**

Marfat.com

"ناصبہ خارجیہ ہیں ان کو حرور یہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا جہاں اکٹھے ہوئے اس جگہ کا نام حرور ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کفر کی گواہی دیتے ہیں (العیاذ باللہ) اور جو شخص ایسا کہے وہ کافر ہے۔

والرافضیۃ: اعلم بانهم سموا رافضية لانهم رفضو دين الاسلام وقد سما هم الله كفارا قال بعضهم بان عليا ارضى الله كان الها نزل من السماء قال بعضهم بان عليا كان شريک محمد ﷺ في النبوة و بعضهم قال بان النبوة كان لعلي رضي الله عنه و جبريل عليه السلام اخطاء و غيرها من الاقوال.

رافضیہ کو رافضیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ دین سے نکل گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کافر قرار دیا اور باعتبار اعتقاد کچھ رافضی کافر اور کچھ بدعتی وغیرہ ہیں مثلاً بعض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ خدا تھے جو آسمان سے نازل ہوئے بعض نے کہا کہ حضرت علیؓ نبوت میں حضرت محمد ﷺ کے شریک تھے اور بعض کا عقیدہ ہے کہ نبوت حضرت علیؓ کے لئے تھی جبریل غلطی کر گئے اور اس قسم کے (بیہودہ) اقوال ہیں۔

القدریۃ: اعلم بان القدرية زعموا ان قياس العقل القوى من السماع الشرعي و ان كان نصا و كذالک القياس القوى من السنة المشهورة و لهذاالمعنى انكروا القدر بالشر من الله.

marfat.com

Marfat.com

قدریہ کے گمان میں قیاس عقلی، شرعی سماع سے قوی ہے خواہ منصوص ہی کیوں نہ ہو اور اسی طرح سنت مشہورۃ سے بھی عقلی قیاس قوی ہے اسی وجہ سے انہوں نے قدر شر کا انکار کر دیا کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں۔

الجبریۃ: اعلم بان الجبریۃ اعتقدوا ابان الخلق با لخیر مثاب وبا بشر غیر معاقب و الکفار و العصاۃ معذورون غیر مسئولین لان الافعال کلھا من اللہ و العبد مجبور فی ذالک، و ھذا کفر.

جبریہ کا عقیدہ ہے کہ مخلوق کو اس کی نیکی پر ثواب دیا جائے گا اور برائی کرنے والے زیر عتاب نہیں ہوں گے۔ جملہ کافر اور گنہگار معذور ہیں ان سے کچھ سوال نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ تمام افعال اللہ کی طرف سے ہیں اور بندہ محض مجبور ہے (اور یہ کفر ہے)

المعطلۃ: أولھم السوفسطائیۃ و ھم ثلاث أصناف منھم من قال بانہ لا حقائق للاشیاء کما ان النار و الماء تسمی ماء ونارا و ربما یکون علی العکس فالماء یکون ناراً و النار یکون ماءً ھذا کفر لان فیہ انکار النص و یؤدی الی تعطیل الاحکام و النبوۃ و تعطیل الربوبیۃ و العبودیۃ لجواز ان یکون المرسل یکون مرسَلا والمرسَل یکون مرسِلا و الجواز ان یکون العبد ربا و الرب عبدا.

ان کا پہلا سوفسطائی ہے اور ان کی تین قسمیں ہیں ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اشیاء کی اپنی کوئی حقیقت نہیں جیسا کہ آگ اور پانی کہ ان کا نام

Marfat.com

آگ اور پانی رکھا گیا ہے اور بہت دفعہ اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے کہ پانی آگ اور آگ پانی ہو جائے یہ کفر ہے کیونکہ اس سے نص کا انکار لازم آتا ہے اور یہ عقیدہ تعطیل احکام اور نبوت کی طرف لے جاتا ہے اور تعطیل ربوبیت اور عبودیت کی طرف بھی۔ کیونکہ اس طرح اس بات کا جواز ملتا ہے کہ مرسِل (بھیجنے والا) مرسَل (بھیجا گیا یعنی نبی) بن جائے ار مرسَل مرسِل بن جائے اور یہ کہ بندہ رب بن جائے اور رب بندہ وغیرہ (نعوذ باللہ)

والمشبہۃ: اعلم بان المشبہۃ الجعوا صفات اللہ عز وجل قد سبق ذکرہ بان اربعۃ من صفات لیست بمخلوقۃ، العالم والقدرۃ والتخلیق والمشیۃ و سائر صفاتہ مخلوق. و ہذا کفر.

مشبہہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اللہ کے لئے اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ چار صفات عالم، قدرت، تخلیق، اور مشیت کے علاوہ خدا کی تمام صفات مخلوق ہیں اور یہ کفر ہے۔

(التمہید لعبد الشکور سالمی ص ۱۹۰)

یہ مختصر حالات ان فرقوں کے تھے جن کی طرف امام الائمہ، سراج الامۃ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا اگر تفصیل درکار ہو تو کتب عقائد کی طرف رجوع کریں۔

اور علماء نے تصریح فرمائی کہ اصل میں یہ چھ فرقے ہیں جیسا کہ قرطبی نے کہا ہے اور ہر فرقہ بارہ حصوں میں تقسیم ہو گیا یعنی بارہ فرقے بن گئے اگر بارہ کو چھ سے ضرب دیں تو یہ کل بہتر فرقے بنتے ہیں امام ہمام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی طرف

marfat.com

Marfat.com

اشارہ فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے اوران میں سے ایک ناجی اور باقی تمام واصل جہنم ہوں گے اور فرقہ ناجی سواداعظم یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہے جس کو رب العزت نے قرآن پاک میں حبل اللہ سے تعبیر فرمایا۔اقوال علماء سے ثابت ہوا کہ صرف ایک فرقہ ایسا ہے جس کے دامن سے وابستہ ہوکر انسان راہ مستقیم پر گامزن ہوسکتا ہے۔

(تفسیر قرطبی جز۴،ص۱۰۳)

اہل سنت کون ہیں؟

قال المهتدی بالله ابو شکور السالمی رحمة الله علیه اعلم بان الدین لله علی سبیل التمحض و الخلوص بدلیل قوله تعالیٰ وما امروا لا لیعبد و الله مخلصین له الدین و قوله تعالیٰ لله الدین الخالص ثم الدین هو دین الله تعالیٰ و دین الملائکة ورسله والنبیین و دین اولیاء الله تعالیٰ رحمة الله علیهم اجمعین و المسلمین و من تفرق عن هذا الجمع یکون ضالا عن الدین بدلیل قوله تعالیٰ واعتصمو بحبل الله جمعیاً ولا تفرقوا ای بدین الله تعالیٰ وهوالسنة و الجماعة واما التفریق عن السنة و الجماعة یکون بدعة وضلالا و یکون صاحبه من اهل النار و الدلیل قوله تعالیٰ ولا تکونوا کالذین تفرقوا دینهم ثم قال فاولئک لهم عذاب عظیم ولماروی عن النبی ﷺ انه ستفترق امتی من بعدی علی ثلاثة و سبعین فرقة کلهم فی النار الا وحدة فهذه الواحداة اهل السنة و الجماعة الذین شهد لهم النبی ﷺ بالجنة بان الشیطان مع الواحدة من الاثنین أبعد وروی عن ابن عمر رضی الله عنه عن النبی ﷺ لایجمع الله هذه الا مة علی الضلالة ابدا و ید الله علی الجماعة هکذا فاتبعو السواد الاعظم فان من شذ شذ فی النار

Marfat.com

فالجماعة من اجمع السواد لماروی عن عبدالله بن مسعود انه قال خط رسول الله ﷺ یوما بین یدیه خطا مستقیما و قال هذا دین الله تعالیٰ ثم خط عن یمینه و شماله خطوطا و قال هذا سبل و علی راس کل سبیل منها شیطان یدعو الیه ثم تلا قوله تعالیٰ و ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ثم اهل السواد الاعظم کان اصحاب النبی ﷺ و من تابعهم من التابعین و تبع التابعین مثل ابی الحسین بن الخدری و ابی سعید البصری و سفیان الثوری والا وزاعی و علقمه بن الاسواد و ابراهیم النخعی و الشعبی و مالک و حماد بن ابی لیلی و ابی حنیفه رحمة الله علیهم اجمعین و تابعیهم من المتاخرین و تلامیذهم مثل ابی یوسف القاضی و محمد بن الحسن الشیبانی و زفر و الحسن بن زیاد و داؤد الطائی و ابی حفص کبیر البخاری و شقیق بن ابراهیم بن ادهم و هم کانو اتلمیذ جعفر بن محمد الصادق و ابی حنیفة رضی الله عنهم ثم تابعهم فقهاء الدین و جماعة المسلمین الی یومنا هذا من لدن رسول الله ﷺ و اخذ والدین من افواه الجماعة وسهم الصحابة و غیرهم من غیر منازع منکر نکیر • ثم الدلیل علی اهل السنة والجماعة هولاء المذکورین من الصحابة ولائمة ومن تابعهم من المسلمین ولائمة هذا لان أ هل الهوا والبدعة تفرقت باثنی وسبعین فرقة و کل فرقة منهم اذا خالفوا فی مسئلة واحدة واحدی و سبعین فرقة اتفقت و اجمعت معنا علی الفرقة الواحدة مخطئی فی مقاله هذا مبتدع فی دینه و کذالک الفرقة الثانیة اذا خالفت فی مسئلة واحدة فان الفرقة الاولی وافقنا فی خطائه و بدعته و کذالک جمیع الفرق من المبتدعین لایخالفون الامة والجماعة جمیعا فی مسئلة واحدة بل

marfat.com
Marfat.com

خالف واحد منهم لا غير و خلاف الواحد في مسئلة واحدة لا يكون معتبرا ويكون ردا عليه فثبت ان الجماعة والسنة كان مع الصحابة والتابعين و تبع التابعين و من تابعهم الى يوم الدين من الفقهاء والمسلمين وقد وجدت المتابعة الموافقه في السنة و الجماعة مع الائمة والصحابة رضي الله عنهم اجمعين۔

(التمہید، ص۱۸۶)

ترجمہ: المستندی باللہ ابوالشکور السالمی فرماتے ہیں جان لے کہ دین اللہ کے لئے خیر خواہی اور خلوص سے عبارت ہے۔

اس کی دلیل رب العزۃ کا فرمان (وما امروا الا ليعبد والله مخلصين له الدين) اور اللہ کا قول (لله الدين الخالص) ہے پھر وہ دین اللہ تعالیٰ کا ہے اور فرشتوں کا اور اللہ کے رسول کا اور نبیوں کا دین ہے اولیائے کاملین اور مسلمانوں کا دین ہے جو اس مقدس جماعت سے جدا ہوا دین سے گمراہ ہو گیا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

حبل اللہ سے مراد اللہ کا دین ہے اور اس پر عمل پیرا اہل سنت و جماعت ہیں اہل سنت و جماعت سے علیحدگی بدعت و گمراہی اور الگ ہونے والا جہنمی ہے اور اس پر دلیل رب عزوجل کا فرمان (ولاتكونوا كالذين تفرقوا دينهم ثم قال فاولئك لهم عذاب عظيم) ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا عنقریب میری امت سے تہتر فرقے ہوں گے وہ سب جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ جنتی فرقہ اہل سنت و جماعت ہیں جس کے جنتی ہونے کی گواہی نبی اکرم ﷺ نے دی اس لئے کہ ایک کے ساتھ شیطان ہے اور دو سے بہت دور۔

حضرت عبداللہ بن عمر، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اس لئے سواد اعظم کی پیروی کرو جو

Marfat.com

اس سے جدا ہوا وہ اہل جہنم ہوا۔ اور جماعت وہ ہے جو کثرت تعداد پر جمع ہو بوجہ فرمان سید الابرار ﷺ جس کو عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے سامنے ایک خط مستقیم کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا دین ہے اور پھر دائیں بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا یہ راستے ہیں اور ہر راستہ کے سر پر ایک شیطان ہے جو اس راستہ کی طرف بلاتا ہے پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام سے یہ آیہ مقدسہ تلاوت فرمائی۔

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله.

پھر اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صحابہ کے نام سے معروف ہوئے پھر جنہوں نے صحابہ کی پیروی کی۔ وہ تابعین اور تبع تابعین میں سے ابوالحسین بن سعید خدری، ابو سعید بصری، سفیان ثوری، اوزاعی، علقمہ ابن اسود، ابراہیم نخعی، امام شعبی، مالک، حماد بن ابی لیلیٰ، ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور متاخرین میں سے ان کی پیروی کرنے والے اور ان کے شاگرد مثلاً قاضی ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام زفر، امام حسن بن زیاد، داؤد طائی، محمد بن ادریس شافعی، ابوعبداللہ المزنی اور فقہاء خراسان میں سے مثل ابو مطیع بلخی، ابو سلیمان جرجانی، ابو حفص کبیر البخاری، شقیق بن ادھم، یہ حضرات جعفر بن محمد صادق اور ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے شاگرد ہیں پھر فقہائے دین اور جماعت مسلمین نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک پیروی کرنے والے بھی شامل ہیں انہوں نے صحابہ کرامؓ اور ان کے سوا سے دین حاصل کیا اور اس بات میں کسی کو انکار نہیں ہے۔ صحابہ کرام اور آئمہ عظام اور ان کے بعد آئمہ مسلمین جو کہ ان کی پیروی کرنے والے ہیں تمام اہل سنت و جماعت ہیں اس پر دلیل یہ ہے کہ اہل ہوا اور اہل ہوئی بدعت بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور ان میں کوئی فرقہ جب بھی کسی ایک مسئلہ پر اختلاف کرتا تو باقی اکہتر فرقے اہل سنت و جماعت کے ساتھ متفق ہو جاتے ان کا کہنا یہ تھا کہ ایک فرقہ خطا پر اور بدعت پر قائم ہے اسی

marfat.com
Marfat.com

طرح جب دوسرا فرقہ کسی مسئلہ میں اختلاف کرتا تو پہلا فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ کے موافق ہو جاتا اور اپنے علاوہ کو خاطی اور بدعتی کہتا اس طرح تمام فرقے جنھوں نے بدعت اپنائی باہم مل کر کسی بھی مسئلہ میں اہل سنت و جماعت کے مخالف نہیں ہوئے بلکہ ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی مخالفت کی اور کسی فرقہ کا ایک مسئلہ میں خلاف معتبر نہیں بلکہ اس کے لئے رد ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ اہل السنۃ والجماعۃ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنھم اور قیامت تک ان کی پیروی کرنے والے فقہاء اور عام مسلمان ہیں۔ صاحب عقل و دانش کے لئے حقانیت اہل سنت و جماعت پر علامہ ابوالشکور سیالمی کی یہ ایمان افروز تصریح کافی ووافی ہے۔

قبل ازیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کی حقانیت پر کچھ عرض کروں نجدیت کے چہرے سے نقاب اٹھانا ضروری سمجھتا ہوں یہ لوگ بھی اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں حالانکہ اس پاکیزہ جماعت سے ان کا دور کا تعلق بھی نہیں نجدیت کا تعارف اہل السنۃ والجماعۃ سے پہلے کرانا اس لیے بھی ضروری ہے کہ "الاشیاء تعرف باضدادھا" (کہ چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں) ان سطور سے ان لوگوں کا جنت باطنی عیاں ہو جائے گا اور سادہ لوح مسلمان سمجھ جائیں گے کہ لباس اہل السنۃ میں درحقیقت یہ اہل السنۃ والجماعۃ کے قاتل ہیں انشاء اللہ اس باب میں اصل کتب معتبرہ کی عبارات نقل کروں گا تاکہ سامعین کے ذہن میں یہ احساس نہ ہونے پائے کہ راقم نے تعصب سے کام لیا ہے۔

تعارف نجدیت

نجدیت یا فرقہ وہابیہ، محمد بن عبدالوہاب، کی طرف منسوب ہے جو ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۷ھ میں انجام کو پہنچا۔ امام زہادی الفجر الصادق کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ جن فرقوں کے جہنمی ہونے اور ہلاک ہونے کی وعید نبی کریم ﷺ نے سنائی ان میں وہابیہ آخری گروہ ہے۔

Marfat.com

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

وکان فی ابتداء امرہ من طلبة العلم یتردد علی مکة و المدینة لاخذہ عن علمائها وممن آخذ عنه فی المدینة الشیخ محمد بن سلیمان الکردی و الشیخ محمد حیاة السندی وکان الشیخان المذکوران و غیرھما من المشائخ الذین اخذ عنهم یتفرسون فیه الغوایة و الالحاد و یقولون سیضل الله تعالیٰ ھذا ویضل به من اشقاہ من عبادہ و فکان الامر کذالک وکذا کان ابوہ عبدالوھاب و ھو من العلماء الصالحین یتفرس فیه الالحاد یحذر الناس منه و کذالک اخوہ الشیخ سلیمان و کان یسمی اھل بلدہ الانصار و لیسمی متابعیه من الخارج المهاجرین۔

(الفجر الصادق ص ١٧)

محمد بن عبدالوہاب طالب علمی کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ جاتا رہا تا کہ وہاں کے علماء سے علم حاصل کر سکے اور مدینہ منورہ میں جن حضرات سے اس نے علم حاصل کیا انہوں نے اپنی فراست سے فرمایا کہ محمد بن عبدالوہاب میں سرکشی اور الحاد ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو گمراہ کرے گا۔ اور اس کے ساتھ اس کے بدبخت پیروکار بھی گمراہ ہوں گے۔ اور پھر اسی طرح ہوا اور اس طرح اس کے والد گرامی عبدالوہاب جو کہ علماء وصلحا میں سے تھے، نے فرمایا تھا کہ میں اپنے بیٹے میں الحاد دیکھ رہا ہوں اور لوگوں کو اس سے بچنے کو کہا اور اسی طرح اس کے بھائی شیخ سلمان نے کہا محمد بن عبدالوہاب نے اپنے شہر کے مکینوں کو انصار کا اور شہر سے باہر لوگوں کو مہاجرین کا درجہ دیا۔

برادران اسلام! امام زہاوی علیہ الرحمۃ کی عبارت کو غور سے پڑھیے اول تو یہ عاق الوالدین تھا دوسرا علماء اور صالحین نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست سے اس کو سرکش اور ملحد قرار دیا

marfat.com
Marfat.com

(جیسا کہ بعد میں ایسا ہی ثابت ہوا) ایسے شخص کی اتباع کرنے والے کس طرح اہل السنۃ والجماعۃ ہوسکتے ہیں۔

"الفجر الصادق" کی مزید تحریر ملاحظہ کیجئے۔

تمسک ابن عبدالوهاب فی تکفیر الناس بآیات نزلت فی المشرکین فحملها علی الموحدین وقد روی البخاری فی صحیحه عن عبدالله بن عمر ﷺ فی وصف الخوارج انهم انطلقو الی آیات نزلت فی الکفار فجعلو ها علی المومنین و فی روایة اخری عن ابن عمرانه ﷺ قال اخوف ما اخاف علی امتی رجل متاول للقرآن یضعه فی غیر موضعه.هذا وما قبله صادق علی ابن الوهاب و اتباعه.

(بخاری شریف، ج۹، ص۲۰، الفجر الصادق، ص۱۸، الدرر السنیہ، ص۴۷)

لوگوں کی تکفیر (کافر قرار دینا) میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مشرکین کے حق میں نازل ہونے والی آیات سے تمسک کرتے ہوئے ان کو توحید پرستوں پر چسپاں کردیا اور عبداللہ بن عمر کی دوسری روایت میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت پر جس چیز کا زیادہ خوف ہے وہ یہ کہ ایک مرد قرآن کی تاویل کرے گا مگر اسے مقام و محل پر نہیں رکھے گا۔

(امام زھاوی علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں یہ حدیث اور اس سے ماقبل حدیث محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں پر صادق بیٹھتی ہے۔

برادران عزیز! غور فرمائیں کہ وہابیہ دراصل خارجیوں کا ایک گروہ ہے جو قرآن حکیم کی غلط تاویلات کے ذریعے مومنین کو مشرک ٹھہراتے ہیں۔

قال العلامة السید العلوی الحداد ان المحقق عندنا من اقواله و افعاله ما یوجب خروجه عن القواعد الاسلامیة لما انه یستحل امورا و مجمعا علی

Marfat.com

تحریمہا معلومة من الدین بالضرورة بلا تاویل سائغ و هو مع ذالک ینقص الانبیاء و المرسلین والاولیاء والصالحین و انتقا صہم عمدا کفر بالاجماع عند الائمة الاربعة.

(الفجر الصادق ص ۱۹، الدرر السنیہ ص ۵۲)

"علامہ سید علوی حداد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک تحقیق شدہ بات یہی ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے اقوال وافعال وہ ہیں جن سے لازماً اس کا خروج قواعد اسلامیہ سے ہوتا ہے (یعنی دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے اس کے اقوال وافعال کافی ہیں) اس لئے کہ وہ ایسے امور جن کا حرام ہونا متفق علیہ ہے اور امور دین میں سے بالضرورۃ (ضروری ہیں) معلوم ہیں انہیں حلال سمجھتا ہے اسی پر موقوف نہیں بلکہ انبیاء، مرسلین، اولیاء اور صالحین کی تنقیص (نقص بیان کرنا) کرتا ہے اور ان حضرات کی تنقیص جان بوجھ کر کرنا آئمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہے۔"

مسلمانو! غور کرو علماء وصالحین نے محمد بن عبدالوہاب پر کفر کا فتویٰ عائد کیا ہے۔ کیا ایسے شخص کی اتباع کرنے والے اہل حق اور باصواب ہوسکتے ہیں۔ یقیناً جواب نفی میں ہوگا تو پھر ان لوگوں کو اہل السنۃ والجماعۃ کہلوانے سے شرم آنی چاہیے۔

امام زحاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قد اشتملت عقیدتہم الباطلة علی امور (الاول) اثبات الوجه والید والجهة للباری سبحانه، و جعله جسما ینزل و یصعد (الثانی) تقدیم النقل علی العقل و عدم جواز الرجوع الیه فی الامور الدینیة (الثالث) نفی الاجماع و انکاره (الرابع) نفی القیاس (الخامس) عدم جواز التقلید للمجتهدین من آئمة الدین و تکفیر من قلدهم (السادس) تکفیر هم لکل من خالفهم من المسلمین

marfat.com

Marfat.com

(السابع) النفي عن التوسل الى الله تعالى بالرسول او بغيره من الاولياء و الصالحين (الثامن) تحريم زيارة قبور الانبياء و الصالحين(التاسع) تكفير من حلف بغير الله وعده شركاً (العاشر) تكفير من نذر لغير الله او ذبح عند مراقد الانبياء و الصالحين.

(الفجر الصادق ص ۲۷)

محمد عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کا باطل عقیدہ چند امور پر مشتمل ہے۔

اول: اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کے لئے ہاتھ، چہرہ، اور جہت ثابت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان تمام امور سے مبرا اور پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم مانتے ہیں جو نیچے بھی اترتا ہے اور اوپر بھی جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ من ذلک)

دوم: نقل کو عقل پر مقدم کرتے ہیں اور امور دینیہ میں عقل کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں سمجھتے۔

سوم: اجماع کی نفی اور اس کا انکار کرتے ہیں۔

چہارم: قیاس کی نفی کرتے ہیں۔

پنجم: آئمہ دین کی تقلید کو جائز نہیں سمجھتے اور ان کی تقلید کرنے والے کو کافر قرار دیتے ہیں۔

ششم: مسلمانوں میں جو بھی ان کے عقیدہ کے خلاف ہے ان سب کو کافر سمجھتے ہیں۔

ہفتم: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں رسول اکرم ﷺ یا ان کے علاوہ اولیاء و صالحین کا وسیلہ پیش کرنے سے روکتے ہیں۔

ہشتم: انبیاء اولیاء کے مزارات کی زیارت کو حرام سمجھتے ہیں۔

نہم: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھانے والے کو کافر و مشرک گردانتے ہیں۔

دہم: جو شخص غیر اللہ کے لئے نذر مانے یا انبیاء و صالحین امت کی آرام گاہ کے نزدیک کوئی

Marfat.com

جانور ذبح کرے اسے کفر گردانتے ہیں۔

مسلمان بھائیو! یہ ہیں وہابیوں کے عقائد، انہیں پڑھ کر بتاؤ کیا یہ کتاب و سنت کے مطابق ہیں یقیناً نہیں۔ یہ اقوال امام زہاوی علیہ الرحمۃ کی کتاب "الفجر الصادق" سے پیش کیے گئے ہیں اگر تفصیل درکار ہو تو اصل کتاب کی طرف رجوع فرمادیں۔ اور غور و فکر کرکے بتائیں کہ کیا ایسے عقائد فاسدہ کا پیروکار اہل السنۃ والجماعۃ کہلا سکتا ہے حاشا و کلا یہ عقائد اہل سنت و جماعت کے نہیں بلکہ ان لوگوں کے ہیں جن کے نزدیک تمام امت کافر ہے اور یہ خود مسلمان ہیں۔ ایسے لوگوں کو اہل سنت و جماعت کہنا بھی بدتر از گناہ ہے لہذا ان سے بچنا ضروری ہے۔

حضرت علامہ احمد بن زینی وحلان مفتی مکہ اپنی کتاب "الدرر السنیۃ" میں فرماتے ہیں۔

ذكر العلامة السيد العلوى الحداد فى كتابه المسمى بجلاء الظلام فى الرد على النجدى الذى اضل العوام وهو كتاب جليل ذكر فيه الحديث مروى عن العباس بن عبد المطلب رضى الله عنه عم النبى ﷺ آسنده الى النبى ﷺ قال فيه سيخرج فى ثانى عشر قرنا فى وادى بنى حنيفة رجل كهيئة الثور و لا يزال يلعق براطمه يكثر فى زمانه الهرج و المرج يستحلون اموال المسلمين و يتخذونها بينهم متجرا و يستحلون دماء المسلمين و يفخرونها بينهم مفخرا وهى فتنة يعتز فيها الارزلون و اسفل تتجارى بينهم الاهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه.

علامہ احمد زینی وحلان فرماتے ہیں کہ علامہ سید علوی حداد نے اپنی کتاب المعروف (جلاء الظلام فى الرد على النجدى الذى اضل العوام) جیسی جلیل القدر تصنیف میں حضرت عباس بن عبد المطلب (نبی کریم ﷺ کے چچا) جس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف

marfat.com
Marfat.com

فرمائی، فرماتے ہیں بارھویں صدی میں وادی بنی حنیفہ (یعنی نجد) میں بیل کی صورت کا آدمی نکلے گا اور وہ ہمیشہ اپنے موٹے ہونٹوں کو چاٹتا رہے گا اس کے زمانہ میں فتنہ وفساد بہت زیادہ ہوگا مسلمانوں کے اموال کو حلال سمجھیں گے اور آپس میں ان مالوں کی سوداگری کریں گے اور مسلمانوں کے خونوں کو مباح سمجھیں گے اوران کا خون بہانا فخر تصور کریں گے یہ ایسا فتنہ ہوگا جس میں ذلیل ترین لوگوں کو عزت دی جائے گی نچلے طبقہ والے لوگ باہم اپنی خواہشوں کے پیچھے یوں دوڑیں گے جیسا کہ کتا اپنے ساتھی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ (یا آپس میں خواہشوں کی موافقت کریں گے جیسا کہ کتا اپنے ساتھی سے موافقت کرتا ہے)

میرے بھائیو! یہ حدیث مقدس دلائل نبوت میں سے ایک ہے کہ غیب دان نبی، شفیع معظم ﷺ نے غیب کی خبر دی اور جیسا آنحضور ﷺ نے فرمایا ویسے ہوا۔

جو تیرے منہ سے نکلی وہ بات ہو کے رہی

آپ ﷺ نے فرمایا بارھویں صدی میں ایک شخص نکلے گا تو دیکھیئے محمد بن عبدالوہاب ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وادی حنیفہ (نجد) میں پیدا ہوگا بلاشبہ محمد بن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا ۱۱۴۳ھ میں اس نے اپنے عقیدے کا اظہار کیا اور ۱۱۵۰ھ میں یہ فتنہ پروان چڑھا اور جس قدر فتنہ وفساد محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دور میں ہوا ہے اس کی مثال آپ کو نہیں مل سکتی۔ مسلمانوں کے مالوں اور خونوں کو جائز سمجھا گیا۔ مدینہ منورہ پر چڑھائی کی اور قبور صالحین کی بے حرمتی کی گئی۔ اگر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کارگذاری مطلوب ہو تو تاریخ ابن عبدالوہاب کا مطالعہ فرمائیں۔

کتاب "التوحید"

ابن عبدالوہاب نجدی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا۔ مولوی

Marfat.com

اسماعیل دھلوی (بقول ان کے شہید) نے اس کا ترجمہ کیا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا (جو حقیقت میں تفویۃ الایمان) ہے اب بھی وہابیہ کے نزدیک یہ کتاب صحیفہ آسمانی کی حیثیت رکھتی ہے اگر ذوق طبع پر گراں نہ گذرے تو اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں تا کہ معلوم ہو ان لوگوں کے عقائد کیسے ہیں۔ ایسے پراگندہ خیالات وعقائد کے باوجود اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں۔ صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے تا کہ انہیں اپنے اسم تزویر ومنافقت میں پھنسایا جائے ان لوگوں سے بچنے میں ہی عافیت اور سلامتی ایمان ہے۔

(۱) حدیث مبارک: عن ابن عمر رضی الله عنه ذکر النبی ﷺ اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول الله ﷺ و فی نجدنا قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا و قال فی الثالثة هناک الزلازل و الفتن و بها یطلع قرن الشیطان

(بخاری شریف، ج۹، ص۶۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی "اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما ہمارے لئے یمن میں برکت فرما" صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت فرما یمن میں ہمارے لئے برکت فرما تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا اس جگہ (نجد) فتنے اور زلزلے ہوں گے اور یہاں سے شیطان کا سینگ پھوٹے گا۔

(۲) حدیث مبارک: عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال بعث علی رضی الله عنه الی رسول الله ﷺ من الیمن بذهب فی آدم فقسمها رسول الله ﷺ بین زید الخیل و الاقرع بن حابس و عیینة بن حصن و علقمة بن علاثة فقال اناس من المهاجرین و الانصار نحن احق بهذا فبلغ ذالک النبی ﷺ فشق

marfat.com
Marfat.com

علیه وقال الاتا منونی و انا امین من فی السماء یا تینی خبر من ذالسماء صباحا و مساء فقام الیه ناتی العینین، مشرف الوجتین ناشز الوجه، کث اللحیة، محلوق الراس، شمر الازار، فقال یا رسول الله ﷺ اتق الله فقال النبی ﷺ اولست باحق اهل الارض ان اتقی الله فقال فی آخر الحدیث انه سیخرج من ضئضئی هذا قوم یتلون کتاب الله لا یجاوز حنا جر هم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة.

(صحیح ابن حبان، ج اول، ص ۱۱۵، مصنف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۱۵۶)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضرت علیؓ نے یمن سے چمڑے کے تھیلہ میں سونا بھیجا جو نبی اکرم ﷺ نے زید الخیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ انصار اور مہاجرین میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہم ان سے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو ان کا یہ کہنا آپ کو گراں گذرا اور آپ نے فرمایا کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے حالانکہ میں آسمان والوں کے لئے بھی امین ہوں جو آسمان والوں کی صبح و شام مجھے خبر دیتا ہے۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا (جس کی صفت یہ ہے) آنکھیں باہر کو نکلی ہوئیں۔ دونوں رخساروں پر گوشت ابھرا ہوا، بلند پیشانی والا، گھنی داڑھی والا، سر منڈایا ہوا (ٹنڈ) اور تہبند اوپر چڑھایا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے ڈریئے (مطلب یہ کہ آپ نے انصاف نہیں کیا (نعوذ باللہ) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا زمین پر رہنے والوں میں سے میں زیادہ حقدار نہیں ہوں کہ اللہ سے ڈروں آخر میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو اللہ کی کتاب پڑھیں گے لیکن یہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔''

یہ دونوں حدیثیں بھی اعلام نبوت میں سے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وہابیوں کے پیشوا محمد

Marfat.com

بن عبدالوہاب کے متعلق خبر دی پہلی حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ نجد میں شیطان کے سینگ پھوٹیں گے اور دوسری حدیث میں ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ ہے کی صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا اس کی نسل سے ایسی قوم نکلے گی جو قرآن پاک تو پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا مطلب یہ کہ صرف دکھلاوے کے لئے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو متقی اور پرہیزگار ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک پڑھیں گے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے پھر فرمایا یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے یعنی اپنی غلط روش پہ قائم رہیں گے واپس دین الہی کی طرف نہ لوٹیں گے۔

علامہ احمد زینی دحلان مفتی مکہ فرماتے ہیں۔

ان هذا المغرور محمد بن عبدالوهاب من تميم انه من عقب ذى الخويصرة التميمي الذى جاء فيه حديث البخارى عن ابى سعيد الخدرى ثم بعد اسطر قال لماقتل على ابن ابى طالب رضى الله عنه الخوارج قال رجل الحمد لله الذى اباتوهم و اراحنا منهم فقال على رضى الله عنه كلا والذى نفسى بيده ان منهم من هوفى اصلاب الرجال لهم تحمله النساء و ليكونن آخرهم مع المسيح الدجال ثم قال وجاء فى حديث عن ابى بكر الصديق رضى الله عنه عند ذكر فيه بنى حنيفة قوم مسلمة الكذاب و قال فيه ان واديهم لايزال وادلى فتن آخر الدهر ولا يزال فى فتنه من كذابهم الى يوم القيامة ثم قال ان الذى وردفى بنى حنيفة و فى ذمّ بنى تميم و وائل شئ كثير و يكفيك ان اغلب الخوارج و اكثرهم منهم و ان الطاغية بن عبدالوهاب منهم۔

(الدرر السنیہ ص ۵۲،۵۱)

حضرت علامہ احمد زینی دحلان رحمتہ اللہ مفتی مکہ بحوالہ کتاب ''جلاء الظلام'' السید علوی

marfat.com

Marfat.com

حداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محمد بن عبدالوہاب مغرور تمیم میں سے ہے فرماتے ہیں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ جو حدیث امام بخاری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں ذوالخویصرۃ کا ذکر ہے محمد بن عبدالوہاب اس کی نسل سے ہو کیونکہ ذوالخویصرہ بھی بنی تمیم میں سے ہے اور محمد بن عبدالوہاب بھی تمیمی ہے اس لئے یہ ذوالخویصرہ کی نسل میں ہے جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی نسل سے ایسی قوم نکلے گی جو قرآن پاک کی تلاوت تو کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا علامہ زینی دحلان چند سطور کے بعد لکھتے ہیں جب حضرت علیؓ نے خارجیوں سے جنگ کی تو ایک مرد نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ان کو ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا اور ہمیں ان سے نجات دی حضرت علیؓ نے اس مرد کو مخاطب ہو کے فرمایا خبردار اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے ان میں سے وہ لوگ جو مردوں کے صلبوں میں ہیں اور عورتوں کے رحموں میں منتقل نہیں ہوئے البتہ ضرور ان کے آخری لوگ مسیح دجال کے ساتھ ہوں گے۔"

حضرت علی کے اس جملہ پر غور فرمائیں! ذوالخویصری کی نسل ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ مسلسل آرہی ہے اور اس کی نسل کے لوگ دجال کے ساتھ ہوں گے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے مرنے سے نسل اختتام کو پہنچی ہے وہابیہ ان کی نسل سے ہیں اور آخر میں یہ مسیح دجال کے ساتھی ہوں گے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث جس میں مسیلمہ کذاب کی قوم بنی حنیفہ کا ذکر ہے کہ آخری زمانہ تک ان کی وادی، وادی فتنہ وفساد ہے اور قیامت تک یہ کذاب اس فتنہ میں مبتلا رہیں گے۔

یعنی وہابیوں، نجدیوں، کے مقتدا اور پیشوا کا وطن ہمیشہ فتنہ وفساد کا مرکز رہے گا اور اس وادی سے تعلق رکھنے والے قیامت تک اس فتنہ وفساد میں مبتلا رہیں گے معلوم ہوا یہ فساد اور فتنہ ان کی سرشت اور فطرت میں ہے یہ لوگ ہمیشہ فتنہ وفساد کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

موجودہ زمانہ کو دیکھیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان عملی صورت میں نظر آئے گا۔

اس کے بعد علامہ موصوف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں قبیلہ بنی تمیم و بنی وائل کی مذمت اور بنی حنیفہ کی شناعت میں بہت کچھ وارد ہو چکا۔ اتنا ہی کافی ہے کہ خارجیوں کے اکثر لوگ ان میں سے ہیں اور بے شک یہ باغی و سرکش محمد بن عبدالوہاب بھی ان سے ہے۔

(احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا)

اس تصریح سے پتہ چلا کہ تمام نجدی خارجیوں کا ایک گروہ ہیں کیونکہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہی اکثر خارجی ہیں اور ابن عبدالوہاب بھی اس کی نسل سے ہے اس لحاظ سے یہ بھی خارجی ہوا ظاہر ہے اس کے ماننے والے اور اس کے عقائد کی پیروی کرنے والے بھی خارج ہی ہوں گے انشاء اللہ احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت آئے گی۔

مکتوبات الیاس مرتبہ مولانا منظور نعمانی، مطبوعہ ہندوستان لکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت صاحب (مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت) نے ارشاد فرمایا "میرا جی چاہتا ہے طریقہ تبلیغ میرا ہو اور تعلیمات مولانا اشرف علی تھانوی کی۔"

ملاحظہ کیجئے مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا کہنا ہے کہ تعلیمات اشرفیہ ہوں اور میرا طریقہ تبلیغ اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کیا ہیں صرف ذوالخویصرہ اور ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کا پرچار کرنا۔ ظاہر ہے ایسی تعلیمات اور عقائد جو خلاف کتاب و سنت ہیں ان کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ تو اگر ایسے عقائد کے باوجود یہ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلوائیں تو افسوس صد افسوس ہے گویا جلیبی سے پیار اور حلوائی سے بیر۔

احمد بن صاوی مالکی حاشیہ جلالین تفسیر صاوی میں "الذین کفروا لھم عذاب شدید" (سورۃ فاطر) کے ماتحت ارشاد فرماتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

"قيل هذه الآية نزلت في الخوارج الذين يحرفون تاويل الكتاب و السنة و يستحلّون بذالک دماء المسلمين و اموالهم كما هو نشاهد آلان في نظائر هم و هم فرقة بارض الحجاز يقال لهم الوهابيه يحسبون انهم علي شئي الاانهم هم الكاذبون.

(تفسیر صاوی، ج ۳، ص ۲۵۸)

کہا گیا ہے کہ یہ آیہ کریمہ خوارج کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کتاب وسنت کی تاویل سے تبدیلی اور تحریف کرتے ہوئے مسلمانوں کے خون اور مالوں کو مباح (جائز) قرار دیا جیسا کہ ان کی مثالیں آج ہم مشاھدہ کر رہے ہیں اور وہ حجاز میں ایک فرقہ ہے جس کو وہابیہ کہتے ہیں یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ہی دیندار ہیں خبردار یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

علامہ احمد بن مالکی علیہ الرحمۃ کی یہ تصریح وہابیوں کے خارجی ہونے کے لئے کافی ووافی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کماوقع في زماننا في اتباع عبدالوهاب الذي خرجوامن نجد و تغلبوا علي الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكهنم اعتقدوا انهم مسلمون وان من خالفهم اعتقادهم مشركون و استباحوا بذالک قتل اهل السنة و قتل علماء هم حتي كسر الله تعاليٰ شو كتهم و خرب بلادهم و ظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين ومائتين والف.

(ردالمحتار شامی، ج ۳، ص ۳۳۹)

جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کا معاملہ ہے جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو مذہب حنبلی کا پیروکار سمجھتے تھے

Marfat.com

حالانکہ وہ (اپنے خیالات فاسدہ کی رو سے) صرف اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کو مشرک کہتے ہیں وہ جماعت اہل سنت اور ان کے علماء کو قتل کرنا جائز سمجھتے تھے ۱۲۳۳ ہجری میں اللہ تعالیٰ نے ان کی شان و شوکت کو توڑا۔ اور ان کے شہروں کو تباہ و برباد کیا اور مسلمانوں کے لشکر نے ان پر فتح و نصرت پائی۔

فتاوی شامی کی یہ عبارت اس بات کی دلیل ہے کہ ماسوا اپنے جملہ اہل ایمان کو وہ مشرک سمجھتے ہیں بلکہ اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل تک ان کے نزدیک جائز و مباح ہے مسلمانوں کے خون اور مال ان کے لئے حلال۔ جب عالم یہ ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے سراسر مخالف، ان مالوں اور خونوں کو مباح ٹھہرانے والے اور اسی مقدس جماعت کے لوگوں اور علماء تک کے قتل کو جائز ٹھہرانے والے یہ شر پسند اور بدعقیدہ لوگ ہیں تو ان کی اولاد کو کس نے حق دیا کہ اپنے باطنی خبث کو اہل السنۃ کے لیبل سے ظاہر کریں اور اپنے آپ کو اہل السنۃ کے نام سے مشہور کریں۔

اب غیب دان نبی ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ سنئے جس میں ان لوگوں کی علامتیں اور حالات بیان فرمائے اور یونہی سب کچھ واقع ہوا۔

(۱) حدیث شریف: **عن علی رضی الله عنه فانی سمعت رسول الله ﷺ سیخرج قوم فی آخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة لایجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة۔**

(بخاری شریف، ج ۹، ص ۲۲)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے عنقریب زمانہ کے آخر میں نوخیز جوانوں اور کم عقلوں والی ایک قوم نکلے گی سب سے بہتر باتیں کریں گے (مگر) ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے

marfat.com
Marfat.com

تیر کمان سے۔

جب سعید بن جمہان کے والد خارجیوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو آپ حضرت عبداللہ بن اوفیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی حضرت سعید بن جمہان فرماتے ہیں۔

فتناول یدی فغمزها بیده غمزة شدیدة ثم قال "ویحک یا بن جمهان علیک بالسواد الاعظم ،علیک بالسواد الاعظم.

(مسند احمد، ج ۴، ص ۳۳۸)

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا پھر فرمایا۔

''اے جمہان کے بیٹے تجھ پر افسوس (کلمہ محبت، عربوں میں عام مستعمل) سواد اعظم کو لازم پکڑے رکھو، سواد اعظم کو لازم پکڑے رکھو۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔

ان المراد من قول خیر البریة وهو القران قلت و یحتمل ان یکون علی ظاهره و المراد القول فی الظاهر و باطنه علی خلاف ذالک۔

(فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۸۷)

فرماتے ہیں ''خیر البریہ'' سے مراد قرآن کریم ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے مراد ظاہر کلام بھی ہو سکتا ہے کہ بظاہر بڑی اچھی بات ہو مگر باطن اس کے خلاف ہو (یعنی منافقت)

اگر آپ غور فرمائیں تو یہ علامت بھی انہی سے خاص ہے۔

حدیث شریف: **عن ابی سعید الخدری قال سمعت النبی ﷺ یخرج فی هذه الامة "ولم یقل منها" قومٌ تحقرون صلوتکم مع صلاتهم یقرئوون القران لایجاوز حلوقهم او خاجرهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة.**

Marfat.com

(بخاری شریف، ج۹، ص۲۳)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے اس امت میں (اور منھا نہیں کہا) ایک قوم نکلے گی (ان کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے) تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن (حالت یہ ہوگی کہ) ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔

اس سے بعد والے باب میں جس کے اندر ذوالخویصرہ کا ذکر ہے امام بخاری سے ایک روایت ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں (صیامہ مع صیامہ) یعنی صیامکم مع صیامھم یعنی تمہارے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھیں گے۔

حدیث شریف: عن علی رضی اللہ عنه ان رسول الله ﷺ وصف ناسا انی اعرف صفتهم فی هولاء یقولون الحق بالسنتهم ولا یجاوز هذا منهم و اشار بحلقه هم من البغض خلق الله الیه .

(فتح الباری، ج۱۲، ص۲۹۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اوصاف بیان کئے میں ان لوگوں میں سے ان اوصاف والے لوگوں کو پہچانتا ہوں (وہ یہ ہیں) زبان سے حق کہیں گے اور یہ حق ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا میرے نزدیک مخلوق خدا میں سے زیادہ مغضوب یہی لوگ ہیں۔"

یعنی یہ لوگ بمطابق فرمان خداوندی (لم تقولون مالا تفعلون) زبان سے خدا کی پیاری پیاری باتیں کرتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے۔

حدیث شریف: عن عاصم بن شمخ عن ابی سعید فقام رجل فقال یا نبی الله هل فی هولاء القوم علامة قال یحلقون رؤوسهم.

marfat.com

Marfat.com

(فتح الباری، ج ۱۲، ص ۲۹۵)

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرد کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس قوم کی کوئی علامت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ سر منڈوائیں گے یعنی ٹنڈ کرائیں گے۔

معزز قارئین! اس حدیث مقدسہ کی وضاحت آئندہ حدیث مبارکہ میں آئے گی لیکن اس سے پہلے ایک بات عرض کردوں۔ جیسا کہ "الدرر السنیہ" کے حوالے سے گذر چکا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی تمیمی تھا اور ذوالخویصرہ کا تعلق بھی بنو تمیم سے تھا۔ لہٰذا اس کی نسل سے نکلنے والے جس شخص کے متعلق پیشن گوئی کی گئی وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے یہ امر بھی وضاحت سے گذر چکا کہ ذوالخویصرہ سے اغلب و اکثر خارجی ہی پیدا ہوتے ہیں اس اعتبار سے بلحاظ عقیدہ نجدی خارجی تھا کیونکہ نجدی عقیدہ کے اعتبار سے خارجی تھا (بظاہر حنبلی کہلاتا تھا)

حدیث شریف: عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ ذکر قوم یکونون فی امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیماھم التحلیق ھم شر الخلق او من شر الخلیفۃ و فی روایۃ عنہ قال یخرج اناس من قبل المشرق یقرؤون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ لا یعودون فیہ حتی یعود السھم علی فوقہ قیل ماسیما ھم قال سیما ھم التحلیق و التبیت۔

(مسند احمد، ج ۳، ص ۶۴،۵، ۱۹۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا جو آپ ﷺ کی امت سے ہوں گے لوگوں میں سے ایک جماعت کی شکل میں نکلیں گے ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی اور مخلوق کی بدترین (یا فرمایا) مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرق کی طرف سے لوگ نکلیں گے (مراد نجد ہے) قرآن حکیم پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ لوگ دین میں واپس نہ آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے سوفار پر واپس نہ آ جائے (یعنی جس طرح تیر واپس نہیں آتا اسی طرح ان کا دین کی طرف لوٹنا محال ہے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی نشانی کیا ہوگی فرمایا ان کی نشانی سر منڈانا ہے۔

وضاحت: تحلیق اور تسبیت عربی زبان کے الفاظ ہیں تحلیق کا معنی سر منڈانا اور حلقہ در حلقہ بیٹھنا ہے۔ اس طرح تسبیت کا معنی ہے چھوٹے بالوں کو منڈانا اور اس کا مطلب ہفتہ لگانا بھی ہے۔"

ان معانی پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ان تمام نشانیوں کا ان لوگوں میں پایا جانا واضح اور ظاہر ہے سر منڈانا (ٹنڈ)، عصر کی نماز کے بعد حلقہ بنا کر بیٹھنا، بال چھوٹے بھی ہوں تو منڈوا دینا اور ہفتہ لگانا تو ان کا ویسے ہی مشہور و معروف عمل ہے۔ کہتے ہیں بھائی ہمارے ساتھ ایک ہفتہ لگالو۔ حدیث شریف کے مطابق جو نشانی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ علی وجہ الاتم ان میں پائی جاتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حلق کرانا (ٹنڈ) نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک کسی قوم کا شعار رہا ہے یا نہیں۔

علامہ احمد زینی دحلان مفتی مکہ "الدرر السنیہ" میں اور امام زہاوی علیہ الرحمۃ "الفجر الصادق" میں لکھتے ہیں۔

☆وفی قوله علیه الصلوة والسلام سیماهم التحلیق تنصیص علی هولاء القوم الخارجین من المشرق التابعین محمد بن عبدالوهاب فیما ابدعه لانهم کانوا یامرون من اتبعهم ان یحلق راسه ولا یترکونه، اذا اتبعهم حتی یحلقوا راسه ولم یقع مثل ذلک من احدی الفرق الضالة مضت قبلهم وکان .

marfat.com

Marfat.com

محمد بن عبدالوهاب يامر بحلق رؤوس النساء ايضا ممن اتبعه و في مرة امرأة دخلت في دينه قال ان تحلق راسها فقالت له لو امرت بحلق اللحى للرجال لساغ ان تامر بحلق رؤوس النساء فان شعر الراس للنساء بمنزلة اللحية للرجال فلم يجد لها جوابا فبهت الذي كفر .

(الدرر السنیہ ص ۵۰، الفجر الصادق، ص ۶۱)

''نبی کریم ﷺ کا (سیماھم التحلیق) جیسی علامت بیان فرمانا اس خارجی قوم جو مشرق سے نکلنے والی ہے اور محمد بن عبدالوہاب کی پیرو ہے کے لئے منصوص ہے کیونکہ یہ بدعت (سر منڈانا) ان کی ہی علامت ہے اس لئے کہ جو ان کی اتباع کرے اسے سر منڈانے کا حکم دیتے ہیں اور جب تک وہ سر منڈا نہ لے اسے چھوڑتے نہیں اس طرح کا کام پچھلے تمام گمراہ فرقوں میں کسی نے نہ کیا۔ (معلوم ہوا سر منڈانا صرف نجدیوں کا شعار ہے) اور محمد بن عبدالوہاب نجدی ان عورتوں کو بھی سر منڈانے کا حکم دیتا جو اس کی پیروی کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت جو اس کے دین میں داخل ہوئی اسے اس نے سر منڈانے کا حکم دیا تو عورت نے جواب دیا ''اگر تو مردوں کو داڑھیاں مونڈنے کا حکم دیتا تو بجا تھا کہ تو عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم دے۔ کیونکہ عورتوں کے سر کے بال مردوں کی داڑھیوں کے قائم مقام ہیں۔ کافر مبہوت و پریشان ہو گیا اور عورت کے سوال کا جواب نہ بن پڑا۔

لہذا معلوم ہوا کہ احادیث میں سر منڈانے والی علامت صرف محمد عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں میں ہے کیونکہ یہ نشانی سوائے ذوالخویصرہ (اس کا پیشوا) کے کسی اور باطل گروہ میں نہیں پائی گئی اس لئے یہ حدیث اس بات کی نص ہے، نبی اکرم ﷺ نے بارہ صدیاں قبل اس کے پیدا ہونے کی خبر دی اور ساتھ ہی اس کی علامت بھی بیان فرمائی۔ جیسے ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی ویسا ہی ہوا۔

Marfat.com

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اسی پر موقوف نہیں بلکہ آپ ﷺ نے یہ خبر بھی ارشاد فرمائی کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔

حدیث شریف: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یخرج قوم من قبل المشرق یقرئون القرآن لایجاوز تراقیھم کلما قطع قرن نشاء قرن حتی یخرج فی بقیتھم الدجال و فی روایۃ عنہ سیخرج اناس من امتی قبل المشرق الی آخر الحدیث وقال حتی عدھا زیادۃ علی عشر مرات

(مسند احمد، ج دوم، ص ۲۰۰، ۲۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ایک صدی ختم ہوگی تو دوسری صدی میں داخل ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کا بقیہ گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا اور عبداللہ بن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ حضور ﷺ نے صدی کو دس مرتبہ سے زیادہ شمار کیا (یعنی ایک صدی کے بعد دوسری اور اسی طرح دس صدیوں سے زیادہ شمار کیں)

یہ حدیث اس حدیث کی مؤید ہے جس کو احمد زینی دحلان نے اپنی کتاب "الدرر السنیہ" میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کیا۔ یعنی بارھویں صدی میں بنو حنیفہ میں ایک آدمی ہوگا جس کی ہیئت و صورت بیل جیسی ہوگی اور اپنے موٹے موٹے ہونٹوں کو ہمیشہ چاٹتا رہے گا لہٰذا یہ دونوں حدیثیں اس بات کی شاہد عادل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بارہ صدیاں پہلے محمد بن عبدالوہاب کی خبر دی اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے بقیہ لوگ دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

آپ دونوں حدیثوں کو سامنے رکھ کر ایمان سے فیصلہ فرمائیں کیا یہ وہابیہ خارجیہ وہی

marfat.com

Marfat.com

نہیں جنکی خبر ہمارے آقا و مولا سید الابرار ﷺ نے دی۔لہذا ان کا اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق کیونکر ہوسکتا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔

عدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم وا سواهم حالا الغلاة و هم الذين ينكرون الصلوات الخمس و يقولون الواجب صلوة بالغداة وصلوة بالعشي و منهم من يحوز نكاح بنت الابن و بنت ابن الاخ والاخت و منم من انكر ان تكون سورة يوسف من القرآن و ان من قال لااله الا الله فهو مومن عندالله ولو اعتقد الكفر بقلبه.

(عمدۃ القاری، ج ۲۴، ص ۵۸)

یعنی خارجیوں کے بیس فرقے ہیں اور ابن حزم نے کہا ان میں سے بدتر مآل والا فرقہ غالیہ ہے وہ پانچ نمازوں کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں نماز صرف صبح اور شام ہی کی واجب ہے اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو بیٹے کی لڑکی، بھتیجے کی لڑکی اور بھانجے کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز سمجھتے ہیں ان میں سے کچھ سورۂ یوسف کا قرآن حکیم سے ہونے کا انکار کرتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں فقط لا الہ الا اللہ پڑھ لینے سے آدمی مومن ہو جاتا ہے اگرچہ دل میں کفر کا اعتقاد ہی کیوں نہ رکھے۔

للہ! آخری جملے پر غور فرمائیں جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ زبان سے کہہ لیں اگرچہ دل میں کفر ہو وہ مومن ہیں اول تو اس سے ایمان مفصل کا انکار لازم آتا ہے دوم یہ توحید مشرکانہ ہے اگر کسی نے مولوی غلام اللہ راولپنڈی والے کی تقریر سنی ہو تو معلوم ہوگا کہ یہی عقیدہ ان لوگوں کا ہے وہ تقریر یوں کرتا "لا الہ الا اللہ کوئی نبی اور رسول نہیں" کوئی ولی وغوث نہیں لا الہ الا اللہ کوئی دستگیر و مشکل کشا نہیں"۔خدارا بتایئے یہ توحید کون سی ہے کیا خارجیوں والی توحید اسی کا نام نہیں؟

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار نبی اکرم ﷺ کا نماز میں خیال نماز کو فاسد کر دیتا ہے (دیکھو صراط مستقیم مولوی اسماعیل دھلوی کی) رحمۃ اللعالمین نبی اکرم ﷺ کی صفت خاصہ نہیں ہر عالم دین کو رحمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں (فتاوی رشیدیہ، رشید احمد گنگوہی) نبی کریم ﷺ کے علم غیب کی نفی اور آپ کے علم غیب کو چوپایوں کے علم سے بھی کمتر سمجھنا، امتیوں کا عمل میں نبی (ﷺ) سے بڑھ جانا، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے قلوب مبارکہ کا عوام کی کدورتوں سے متاثر ہونا۔ انبیاء و صحابہ کرام اور صالحین امت کی عصمت نازیبا عقائد سے تار تار کرنا وغیرہ جیسے عقائد کے ماننے والے اسلام کا دعوی روا سمجھتے ہیں ہرگز نہیں۔ یہ خارجیوں کے عقائد ہیں جن کو دین سے کوئی سروکار نہیں۔ انہی عقائد اور لوگوں کی طرف علامہ بدرالدین عینی نے اشارہ فرمایا۔

انصاف سے فیصلہ کیجئے کیا وہابیہ خارجیہ کا ایمان وہی نہیں جو خارجیوں کا ہے یعنی دل میں کفر ہو تو بھی لا الہ الا اللہ پڑھ لینے سے آدمی مومن ہی رہتا ہے اور اس کے ایمان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

حدیث شریف: عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ قال ﷺ سیکون فی امتی خلاف و فرقة قوم یحسنون القیل و یسیئون الفعل یقرؤون القران لا یجاوز تراقیهم یحقر احدکم صلوته مع صلاتهم و صیامه مع صیامهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لا یرجعون حتی یرتدوا علی فوقه هم شر الخلق و الخلیقة قالو یا رسول اللہ (ﷺ) ما سیماهم قال التحلیق و فی روایة عنه ان فیکم قوما یعبدون و یدءبون یعنی یعجبون الناس و تعجبهم انفسهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة. (مسند احمد، ج ۳، ص ۱۸۹، ۲۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (حضرت ابو سعید خدری نے بھی روایت اسی طرح کی ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عنقریب میری امت میں اختلاف اور گروہ بندی ہو گی ایک

marfat.com
Marfat.com

قوم کے لوگ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم میں سے ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر سمجھے گا اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے تا آنکہ تیر اپنے سوفار پر واپس نہ آجائے وہ بدترین لوگ ہوں گے مخلوق کے اعتبار سے اور طبیعت وعادت کے لحاظ سے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا ''منڈ کرانا'' اس حدیث کی تفصیل حدیث ابوسعید خدریؓ میں دیکھیں۔

انس ابن مالک کی ایک دوسری روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں ایک قوم ہوگی وہ عبادت کریں گے لوگ ان کی عبادت پر تعجب کریں گے اور خود ان کے دلوں کو یہ عبادت تعجب میں ڈالے گی وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔

برادران اسلام! مختصر تعارف نجدیت جو میں نے معتبر کتب کے حوالے سے نقل کیا اہل دانش وعقل سلیم رکھنے والوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے اور کم عقل ونا سمجھ کے لئے دفتر بھی ناکافی ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

لزوم اهل السنة و الجماعة

آئمہ محدثین ومفسرین کی روشنی میں

امام ہمام، شمس الآئمہ سراج الامۃ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ینبغی للمومن ان لا یخالف الجماعة لان النبی ﷺ قال لا یجتمع امتی علی الضلالة

و قال النبی ﷺ علیکم بالسواد الاعظم و من خالف الجماعة (جماعة المسلمین) ولم یرها حقا فهو ضال مبتدع لان حفظ الجماعة من سنن المرسلین فریضة لقوله تعالیٰ

اطیعوا الله و اطیعوا الرسول

معناه اطیعوا الله فی الفرائض و اطیعوا الرسول بالسنن ولقوله تعالیٰ وما اٰتاکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا.

واعلم ان النبی ﷺ حفظ الصلوة بالجماعة وراها واجبة فمن لم یر حفظ الجماعة واجبة فهو مبتدع فهذه الآیة وهذه الحجة کفته لمن کان له ادنی عقل و درایة.

(تعلیم المتعلم مخطوط، ص۹)

"مومن کو چاہیے کہ جماعت مسلمین کی مخالفت نہ کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور نبی اعظم ﷺ نے فرمایا۔

تم پر سواد اعظم کی اتباع لازمی ہے اور جس شخص نے جماعت المسلمین کی مخالفت کی اور

marfat.com
Marfat.com

اس کو حق نہ جانا پس وہ گمراہ و مبتدع ہے اس لئے کہ حفاظت جماعت رسول اللہ ﷺ کی سنت میں سے ہے اور لازمی۔ کیونکہ فرمان عز وجل ہے۔

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔

معنی یہ کہ اللہ کی اطاعت فرائض میں کرو اور سنن میں سید الابرار، نبی مختار ﷺ کی اطاعت کرو۔ اس پر دلیل قرآن پاک کی یہ نص ہے۔

''کہ جو کچھ رسول (ﷺ) دے، لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ''

اور جان لو کہ نبی کریم ﷺ نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے پر محافظت فرمائی اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو واجب سمجھا پس جو شخص جماعت کی نگہبانی اور محافظت واجب تصور نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔

پس یہ آئمہ کریمہ اور حجت، ادنی عقل و علم کے مالک کو کفائت کرتی ہے۔

''نسیم الریاض شرح شفا میں ہے''

من يطع الرسول في سنة اى في طريقته و شريعته من امر و نهى و سنة و فرض وليس المراد بها ما يقابل الفرض. كي يوهمه قوله يطع الله في فرائضه جمع فريضة و في بعض النسخ سننه (بنو نين) جمع سنة و يحتمل ان تفسر السنة و السنن بمعنى ما يقابل الفرض لان من اتبع الرسول فيما سنه من غير ايجاب عليه كان متبعاله في الفرائض باالطريق الاولى و المراد ان طاعة الله وما جاء به عين طاعة رسوله ﷺ لا ينفصل احدهما عن الآخر.

(نسیم الریاض ج۲، ص ۳۱۳)

''جس نے اطاعت کی رسول اللہ ﷺ کی آپ کی سنت میں یعنی آپ کی طریقت و شریعت، امر و نہی اور سنت و فرض میں۔

Marfat.com

یہاں فرض سے مراد وہ فرض نہیں جو سنت کے مقابلہ میں ہے جیسا کہ عام لوگوں کا وہم ہے۔

اور یہ قول کہ فرائض میں اللہ کی اطاعت کرے۔ یہاں فرائض فریضۃ کی جمع ہے جو بمعنی فرض ہے اور بعض نسخوں میں سنن (دونوں کے ساتھ) ہے جو سنت کی جمع ہے سنت اور سنن کی تفسیر میں یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ کہ سنت کا معنی وہ ہو جو فرض کے مقابل ہے اس لئے کہ جو نبی اکرم ﷺ کی سنت چیز آپ کی اپنی ذات پر واجب نہیں ان سنتوں کی اتباع کرنے والا گویا بطریق اولی اللہ عزوجل کے فرائض کی اتباع کرنے والا ہے۔"

اس تمام کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے حکم کی اطاعت دراصل اطاعت رسول اکرم ﷺ ہے ان میں سے ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

اس اعتبار سے سنت کے لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس پر سرکار دو عالم ﷺ نے عمل کیا ان پر عمل کیا جائے گا اور جس پر عمل نہیں کیا انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

امام فخر الدین رازی کی تصریح

کان العبد یقول سمعت رسولک یقول : الجماعة رحمة و الفرقة عذاب. فلما اردت تحمیدک ذکرت حمد الجمیع فقلت الحمدلله ولما ذکرت العبادة ذکرت عبادة الجمیع فقلت ایاک نعبد ولما ذکرت الاستعانة ذکرت استعانة الجمیع فقلت اهدنا الصراط المستقیم و لما طلبت الاقتداء بالصالحین طلبت الاقتداء بالجمیع فقلت صراط الذین انعمت علیهم ولما طلبت الفرار من المردودین فررت من الکل فقلت غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فلما لم افارق الانبیاء والصالحین فی الدنیا فارجو ان لا افارقهم

marfat.com
Marfat.com

فی القیامۃ قال اللہ عزوجل

فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء والصالحین الی آخرھا۔

(تفسیر کبیر، جز اول، ص ۲۵۷)

''گویا بندہ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میں نے تیرے رسول (ﷺ) سے سنا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور فرقہ عذاب۔ پس میں نے جب تری حمد کا ارادہ کیا تو تیری ساری حمد کا ذکر کیا اور کہا (الحمد للہ) اور جب میں نے تیری عبادت کا ذکر کیا تو تیرے تمام بندوں کی عبادت کا بھی ذکر کیا اور کہا (ایاک نعبد) اور جب تجھ سے مدد طلب کی تو تمام لوگوں کی استعانت کا ذکر کیا اور کہا (وایاک نستعین) پس جب ہدایت طلب کی تو سب بندوں کے لئے بھی اور کہا (اھدنا الصراط المستقیم) اور جب صالحین کی اقتداء مانگی تو جملہ صالحین کی اقتداء طلب کی اور کہا (صراط الذین انعمت علیھم) اور اسی طرح مردود لوگوں سے فرار طلب کیا تو سب مردودین سے بچنے کی دعا کی اور عرض کیا (غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) پس جب میں نے دنیا میں انبیاء و صالحین کو نہیں چھوڑا تو پھر امید رکھتا ہوں قیامت کے دن بھی اس مقدس جماعت کو نہیں چھوڑوں گا۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

یہ لوگ قیامت کے دن بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا اور وہ مقدس گروہ انبیاء، صدیقین، شھداء، اور صلحاء کا ہے اور وہ لوگ ان کے بہترین ساتھی ہوں گے۔

ذرا غور فرمائیں!!

لزوم جماعت کا کتنا اہتمام ہے بندے نے وابستگی جماعت کو نماز میں بھی نہیں چھوڑا اس امید پر کہ قیامت میں بھی ان نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گا تو رب کائنات اس کے جواب میں

Marfat.com

اعلان فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو نے میری اس مقدس جماعت کی وابستگی کو میری عبادت میں بھی ترک نہیں کیا تو قیامت کے دن بھی ان سے وابستہ رہے گا۔ سبحان اللہ لزوم جماعت کا کتنا عظیم الشان فائدہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جماعت سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے۔

(آمین)

حدیث شریف: احمدفی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابن ابی خثیمہ فی تاریخہ عن ابی بصرۃ الغفاری مرفوعا فی حدیث۔

سالت ربی ان لا تجمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیھا

(مسند احمد، ج ۵، ص ۱۴۵، طبرانی فی الکبیر، ج ۲، ص ۱۸۰)

امام احمد نے مسند میں طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ میں ابو بصرہ غفاری سے مرفوعا ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

میں نے اپنے رب سے سوال کیا "اے اللہ! میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو" پس میں نے جو سوال کیا میرے رب نے مجھے عطا فرما دیا۔"

حدیث شریف: ابو نعیم فی الحلیۃ و الحاکم فی مستدر کہ و اعلہ والترمذی فی جامعہ عن ابن عمر رفعہ: ان اللہ لا یجمع ھذہ الامۃ علی ضلالۃ ابدا و ان یداللہ مع الجماعۃ فاتبعو السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ۔

(حلیہ، ج ۳، ص ۳۷، مستدرک، ج ۱، ص ۵۰۷، ترمذی ج ۳ ص ۲۰،)

ابو نعیم نے حلیہ، امام حاکم نے مستدرک اور ترمذی نے اپنی جامع میں عبداللہ ابن عمر سے ایک مرفوع حدیث تخریج کی کہ بے شک اللہ عزوجل اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور بے شک اللہ عزوجل کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اس لئے سواد اعظم (جماعت) کی اتباع کرو جو اس جماعت (جماعت اہلسنت) سے جدا ہوا جہنم واصل ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث شریف: ابو مسعود عقبة بن عمر انصاری موقوفا ایک حدیث میں فرماتے ہیں "وعلیکم بالجماعة فان الله لا یجمع هذه الأمة علی ضلالة"

"تم پر جماعت لازم ہے اس لئے کہ عزوجل اس امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا"

امام سخاوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔

وبالجملة هو حدیث مشهور المتن ذو اسانید کثیرة و شواهد متعددة فی المرفوع وغیره۔

بالجملہ یہ حدیث اسانید کی کثرت اور متعدد شواہد کے سبب جو مرفوع اور غیر مرفوع دونوں طرح کے ہیں، مشہور المتن ہے۔

(مقاصد حسنہ للسخاوی)

مقام غور

مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کا اجماع و اجتماع خواہ عبادات ہوں یا معاملات، اعمال ہوں یا اعتقادات، سب شفیع معظم رحمت دو عالم ﷺ کی دعاؤں کا ثمرہ اور نتیجہ ہے یہی وہ مسلک حقہ ہے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے یہ مژدۂ جاں فزا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و حمایت اسی مسلک حقہ کے ساتھ ہے جس نے اس مسلک اہل سنت و جماعت کو چھوڑ دیا جہنم اس کا مستقر ہے اس لئے اے مسلمانو! اس مقدس جماعت سواد اعظم سے وابستہ ہو جاؤ اور اس کی پیروی کرو یہی تمہارے لئے ذریعہ نجات ہے۔

حدیث شریف: عن نعمان بن بشیر قال قال رسول الله ﷺ علی المنبر من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر و من لم یشکر الناس لم یشکر الله و التحدث بنعمة الله شکر و ترکها کفر و الجماعة رحمة و الفرقة عذاب۔

Marfat.com

قال فقال ابو امامة الباهلی علیکم بالسواد الاعظم قال فقال رجل ما السواد الاعظم فنادی ابو امامة هذه الآیة فی سورة النور

فان تولوا فانما علیه ما حمل و علیکم ما حملتم

(مسند احمد، ج ۴، ص ۳۹۴، مقاصد حسنہ)

"نعمان بن بشیر نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر خطبہ میں ارشاد فرمایا جو شخص قلیل پر شکر نہیں کرتا کثیر کا بھی شکر نہیں کرتا اور جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کی نعمتوں کا بیان کرنا ہی شکر ہے اور اس کا ترک کرنا ناشکری ہے جماعت رحمت ہے اور علیحدگی عذاب ہے۔"

نعمان بن بشیر کہتے ہیں حضرت ابوامامہ باہلی نے فرمایا سواد اعظم کو لازم پکڑو۔ نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا سواد اعظم کیا ہے؟ تو حضرت ابوامامہ باہلی نے آواز بلند سورہ نور کی یہ آیت پڑھی۔

(ترجمہ) "پس اگر تم نے اعراض کیا تو اس پر اس کے سوا نہیں جو اس نے اٹھایا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا"

والتحدث بنعمة اللہ

کے متعلق صاحب نسیم الریاض آیہ کریمہ

"واما بنعمة ربک فحدث"

کے ماتحت یوں تحریر فرماتے ہیں

وشکر ما شرفه به بنشره و اشادة ذکره بقوله تعالیٰ (واما بنعمة ربک فحدث) و نشره اذاعته و اظهاره للناس و الا شاده هو رفع الصوت فان من

marfat.com

Marfat.com

شکر النعمه تحدث بها اتی بمن التبعیضیۃ اشارۃ الی ان للشکر طرقا آخری هذا کاظهار الملابس والمطاعم والمرکب"

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض، ج۱، ص۲۱۳)

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مشرف فرمایا (یعنی نبوت) اس کا پھیلانا اور بآواز بلند اس کا چرچا کرنا شکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و اما بنعمۃ ربک فحدث.

نمبر اور نشر سے مراد اس کا پھیلانا اور لوگوں کے سامنے اظہار کرنا ہے اور (اشادۃ) سے مراد آواز بلند کرنا۔ یعنی جس کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اس کا چرچا کرے اس لئے کہ شکر نعمت میں اس نعمت کا چرچا کرنا شامل ہے۔

اس عبارت میں مصنف (قاضی عیاض) من تبعیضیہ لائے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے علاوہ بھی شکر کے طریقے ہیں مثلاً نیا لباس پہن کر کھانے پکا کر اور سواری پر سوار ہو کر۔ وغیرھا

شکر نعمت اور میلاد النبی ﷺ

اور صاحب نسیم الریاض کی یہ عبارت شاہد عادل ہے اس بات پر جو ہم اہل سنت و جماعت محسن انسانیت نبی مکرم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اور آپ کے یوم ولادت پر غریبوں میں کھانا تقسیم کرتے ہیں نئے لباس زیب تن کرتے ہیں اور گاڑیوں پر سوار جلوس کی صورت میں خدا کی اس نعمت کا بآواز بلند چرچا کرتے ہیں اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی مناتے ہیں مستحسن اور جائز ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔

ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

Marfat.com

میں نعمت سے مراد سید الابرار علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں شکر ہے کہ ہم اس جماعت سے وابستہ ہیں جس کے ساتھ وابستگی کا حکم دیا گیا جس کے ساتھ نصرت وحمایت خداوندی کا مژدہ جانفزا سنایا گیا اللہ تعالیٰ بوسیلہ خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثناء الی یوم القیامۃ ہمیں اہل سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حدیث شریف: عن جابر رضی اللہ عنہ رفعہ : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ وما تکرھون فی الجماعۃ خیر مما تحبون فی الفرقۃ و فی الجماعۃ رحمتہ و فی الفرقۃ عذاب و سندھما ضعیف .

وفی روایۃ عن ثابت بن قطبۃ المری عن عبداللہ انہ قال یا ایھا الناس علیکم بالطاعۃ و الجماعۃ فانھما حبل اللہ الذی امر بہ الی آخر الحدیث آخرجہ الطبری فی تفسیرہ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۸۶ ، مسند الفردوس دیلمی ج ۲ ص ۲۸۱ ، تفسیر طبری ج ۳ ص ۲۲ ، مقاصد حسنہ ص ۲۸۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے جو شخص قلیل چیز کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور جو چیز تم جماعت میں ناپسندیدہ سمجھتے ہو وہ اس چیز سے بہتر ہے جسے تم تفرقے میں پسندیدہ سمجھتے ہو۔ اور ان دونوں احادیث کی سند ضعیف ہے (عن نعمان بن بشیرؓ اور عن جابرؓ) ابن جریر نے تفسیر طبری میں اس حدیث کو بطریق ثابت بن قطبۃ المری عن عبداللہ روایت کیا ہے آپ نے فرمایا۔

"اے لوگو! اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ یہ دونوں اللہ کی رسی ہیں جس کو مضبوطی سے پکڑنے کا رب ذوالجلال نے حکم دیا۔

امام سخاوی کا قول (وسندھما ضعیف ، لکن لھا شواھد قال المحدث

marfat.com
Marfat.com

الدھلوی فی مقدمۃ اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوٰۃ "حدیث ضعیف بتعدد طریق بمرتبہ حسن برسد آں میز محتج بہ است "۔

امام سخاوی کہتے ہیں کہ ان دونوں کی سند ضعیف ہونے کے باوجود اس کے شواہد ہیں علامہ عبدالحق محدث دھلوی مشکوٰۃ کی شرح اشعۃ اللمعات کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔" حدیث ضعیف جب بطریق متعددہ مروی ہوتو وہ حدیث مرتبہ حسن کو پہنچ جاتی ہے اور حدیث حسن قابل حجت ہے"۔

اب ان احادیث کے شواہد پیش خدمت ہیں۔

(۱) منہا فی الترمذی عن ابن عباس رفعہ یداللہ علی الجماعۃ، اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار کما مر .

(۲) و منہا فی الطبرانی عن اسامۃ من شریک رفعہ یداللہ علی الجماعۃ فاذا شذ الشاذ منہم احقطفتہ الشیاطین (طبرانی فی الکبیر ج ا ص ۱۸۶)

(۳) و منہا ایضا فی الطبرانی عن عرفجۃ رفعہ یداللہ مع الجماعۃ و الشیطان مع من فارق الجماعۃ یرکض. (طبرانی فی الکبیر ج ۱۷ ص ۱۴۴)

(۴) و منہا فی الدیلمی عن ابی ھریرۃ مرفوعا الشیطان یھم بالواحد و الاثنین فاذا کانوا ثلاثۃ لم یھم لھم . (مسند الفردوس دیلمی، ج ۲، ص ۵۳۱)

ترجمہ:

(۱) ترمذی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کی کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جس شخص نے اس کو چھوڑا واصل جہنم ہوا۔

(۲) طبرانی نے اسامہ بن زید سے مرفوعا روایت کیا کہ جماعت پر اللہ کی نصرت وحمایت ہے پس جب چھوڑنے والا اس کو چھوڑتا ہے تو اسے شیاطین اچک لیتے ہیں۔

Marfat.com

''حضرت معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا''
شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو ریوڑ سے دور رہ جانے والی یا ریوڑ سے ایک طرف (الگ) ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے۔ پس اپنے آپ کو دامن کوہ (تنہا رہنے سے) سے بچاؤ۔

یہ حدیث پاک لزوم جماعت کے لئے نہایت عمدہ اور ثقہ دلیل ہے یہ سمجھ لو کہ جو اہل سنت سے الگ ہوا وہ شیطان کا شکار بن گیا۔

لہٰذا اے برادران اسلام!

اہل سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ اگر شیطان کے حملوں سے بچنا چاہتے ہو آج کل کچھ لوگ نقلی اہل سنت ہیں جو اہل سنت کی شکل وصورت میں بھیڑیے ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کے شکاری ہیں اور اصل اہل سنت کو نقصان عظیم پہنچانے کے درپے ہیں ان سے بچو۔ اصل اہل سنت وہ ہیں جن کو ابو الشکور سیالمیؒ نے ''التمہید'' فی علم الکلام والتوحید' میں بیان فرمایا جن کا ذکر پچھلے اوراق میں تفصیلاً گذر چکا ہے۔

حدیث شریف: عن عبدالله بن زبیر ان عمر بن الخطاب قام بالجابیة خطیبا فقال ان رسول الله ﷺ قام فینا مقامی فیکم فقال اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب حتی یحلف الانسان علی الیمین لا یسالها و یشهد علی الشهادة لایسالها فمن سره بحبوحة الجنة فعلیه بالجماعة فان الشیطان مع الفذ وهو من الاثنین ابعد (وزاد البخاری فی الکبیر ان ید الله علی الجماعة) (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۴۱، تاریخ الکبیر ج ۷ ص ۳۱۳)

Marfat.com

"حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ کے مقام پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا تم میں جس جگہ میں کھڑا ہوں اسی جگہ ہم میں کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا" میرے صحابہ (رضوان اللہ اجمعین) کی تکریم کرو کیونکہ وہ تم میں سے بہتر ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں یعنی تابعین۔ اور پھر وہ لوگ جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں یعنی تبع تابعین۔ پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ایک انسان جھوٹی قسم کھائے گا مگر اس سے پوچھا نہ جائے گا اور گواہی پر گواہی دے گا اور پوچھا نہ جائے گا۔ پس جس کو جنت کا عیش و عشرت پسند ہو۔ اس پر جماعت کی وابستگی لازم ہے اس لئے کہ شیطان ایک کے ساتھ ہے اور دو سے بہت دور۔

حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ قرون ثلاثہ (صحابہ + تابعین + تبع تابعین) کے دور کے بعد جھوٹی قسمیں کھانے والے اور جھوٹی گواہیاں دینے والوں کا زمانہ آئے گا اس دور میں جو جماعت کے ساتھ ہوگا وہ جنت کی عیش و عشرت والی زندگی سے متمتع ہوگا قرآن و آثار سے وہ زمانہ تقریباً ظاہر ہو چکا ہے لہذا اگر جنت کے طلبگار ہو تو اہل سنت و جماعت میں شامل ہو جاؤ عیش دوام پا جاؤ گے کیونکہ یہی جماعت جنت کی بشارت سے مشرف ہے۔

حدیث شریف: عن الحارث الاشعری قال قال رسول الله ﷺ وانا آمر کم بخمس امرنی الله تعالیٰ بهن الجماعة والسمع و الطاعة و الهجرة والجهاد فی سبیل الله فمن فارق الجماعة قید شبر خلع ربقة الاسلام او الایمان من عنقه او الایمان من راسه الا آن یراجع و قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح غریب.

(ترمذی حدیث نمبر ۲۸۶۳، مسند احمد ج ۵ ص ۳۴۳، شعب الایمان ج ۶ ص ۵۹، مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۳۰)

marfat.com

Marfat.com

''حارث الاشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم دینے والا ہوں جن کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔(۱) جماعت، اس کو لازم پکڑو۔(۲) میرے حکم کو سن کر اس کی پیروی کرو(۳) اللہ کی راہ میں ہجرت کرو۔(۴) اللہ کی راہ میں جہاد کرو (نمبر ۲ میں سمع اور اطاعت کا ذکر ہے اس لئے کل پانچ چیزیں ہوئیں)

جس شخص نے ایک بالشت کی مقدار بھی جماعت سے علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام یا ایمان کی رسی کا پھندا گلے سے اتار دیا (یا ایمان کو اپنے سر سے اتار دیا) مگر یہ کہ دوبارہ لوٹے (یعنی اگر دوبارہ جماعت سے مل جائے تو با ایمان ہے)

لزوم جماعت کے متعلق کس قدر سختی سے بیان کیا گیا کہ ایک بالشت کی مقدار یعنی معمولی سا ترک کرنے پر بھی اس طرح کی وعید سنائی گئی گویا کہ جس نے جماعت چھوڑی اسے ایمان نے چھوڑ دیا اور اس شخص نے ایمان اور اسلام کا طوق گلے سے اتار دیا یا پھر شرف ایمان کا سائبان سر سے اتار دیا یہاں تک وہ جماعت سے وابستہ ہو جائے۔''

اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور سواد اعظم کی تفصیل جاننے کے بعد جب اس حدیث شریف کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام اور ایمان کی وابستگی جماعت کے ساتھ ہے جس نے اس مقدس جماعت (اہل سنت و جماعت) سے ناطہ رکھا اس نے ایمان کو سلامت رکھا اور اسلام کی لذت سے بہرہ مند رہا۔

حدیث شریف: عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ و من خرج من الجماعة قيد شبر متعمدا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه و من مات ليس لامام جماعة عليه طاعة مات ميتة جاهلية.

(طبرانی فی الکبیر، ج ۲۰، ص ۱۹۶)

''حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جماعت

Marfat.com

سے ایک بالشت کی مقدار بھر بھی جان بوجھ کر نکلا تحقیق اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا اور جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس امام کی پیروی جو جماعت سے وابستہ ہے ضروری نہیں سمجھتا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔ اس حدیث میں ماقبل حدیث کی وضاحت ہے یعنی جس شخص نے عملا جماعت کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑا اس نے ایمان و اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جماعت جو جان بوجھ کر چھوڑے تو یہ حکم ہے ورنہ کسی مصلحت کی بنا پر یا خطا سرزد ہو جائے تو یہ حکم نہیں لگایا جائے گا۔

حدیث شریف: اخرجه البيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة مرفوعا و اخرجه عبدالرزاق في مصنفه عن ابن عباس موقوفا ان رسول الله ﷺ قال من خرج من الطاعة وزاد البيهقي وفارق الجماعة مات فميتة الجاهلية.

(شعب الایمان ج ٦ ص ٦٠، مصنف عبدالرزاق ج ١١ ص ٣٣٠، مسلم شریف ج ٢ ص ١٢٦، تاریخ کبیر ج اول ص ٣٢٥)

"اس حدیث شریف کو بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعا اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں ابن عباس سے موقوفا روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کی اطاعت سے نکل گیا (اور بیہقی نے یہ الفاظ زیادہ کیے) اور جماعت کو چھوڑ دیا اس کا مرنا جاہلیت کی موت ہے۔

اس حدیث پاک میں بھی لزوم جماعت کی تاکید حسب سابق سختی سے کی گئی ہے۔

حدیث شریف: عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال ثلاث لا يغل عليهن قلب مومن ،اخلاص العمل و مناصحة اولى الا مرولزوم الجماعة فان دعوتهم تحيط من وراتهم (ابن ماجہ حدیث نمبر ٣٠٥٦، مسند احمد ج ٣ ص ٢٢٥، شعب الایمان ص ٦٦ ج ٦)

marfat.com
Marfat.com

''انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا دل ان چیزوں میں خیانت نہیں کرے گا۔ (وہ یہ ہیں) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا، اولی الامر کی نصیحت پر عمل کرنا اور لزوم جماعت، بے شک ان کی دعا مومن کو پیچھے سے گھیرتی ہے۔

حدیث شریف: عن بشیر بن عمرو قال خرجنا مع ابن مسعود قلنا ء اوصنا قال علیکم بالجماعة فان الله لن یجمع امة محمد ﷺ علی ضلالة حتی یستریح و یستراح عن فاجر.

(شعب الایمان، ج۶، ص ۶۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۳۵)

''بشیر بن عمرو کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن عباس کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عرض کیا ہمیں کچھ وصیت فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جماعت کو لازم پکڑو۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی امت کو ہرگز گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا تاکہ نیکوکار آرام پائیں اور فاجر سے آرام پایا جائے۔

حدیث کا مدعا یہ ہے کہ لزوم جماعت اور جماعت کے ساتھ وابستگی نیکوکاروں کے لئے باعث راحت و آرام ہے اور فاسق و فاجر سے آرام پانے کا ذریعہ اور سبب ہے لہذا جماعت سے تعلق پختہ رکھو تاکہ راحت و آرام نصیب ہو۔

حدیث شریف: عن انس مرفوعا ان امتی لا تجتمع علی ضلالة فاذا رائیتم الاختلاف فعلیکم بالسواد الاعظم.

(ابن ماجہ ج ۲ حدیث نمبر ۱۳۰۲، مقاصد حسنہ ص ۸۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت گمراہی پر متفق و مجتمع نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔

یعنی اختلاف کی صورت میں جماعت اہل سنت کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ آج کل

Marfat.com

عموماً فروعات بالخصوص اعتقادات میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک عالم دین یوں بیان کرتا ہے تو دوسرا عالم دین اس کے الٹ، ہم کس کی بات تسلیم کریں۔ برادران اسلام! اللہ کے نبی ﷺ نے جو فیصلہ فرمادیا وہ باصواب اور حق ہے اس سے انحراف ممکن نہیں۔ وہ ایمان افروز فیصلہ یہ ہے کہ سواد اعظم سے وابستہ ہو جاؤ کیونکہ اعتقادات وہی حق ہیں جس پر اہل سنت و جماعت ہیں یہ حقانیت اہل سنت پر روشن دلیل ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کا حکم اور فیصلہ ماننا ایمان کی علامت ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجاما قضیت و یسلمو تسلیما.

امام بیہقی نے حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا مفارقت جماعت کے متعلق ایک نفیس کلام رقم کیا ہے فرماتے ہیں۔

"و معنی مفارقة الجماعة ان الجمهور اذا کانوا یرون ان فسقه لا ینافض امامته و کان نفریسیر یرون انه ینافضها فهولاء النفر الیسیر لیس لهم ان یوحوا بما فی نفوسهم لان الجمهور یخالفونهم یردونهم عن رایهم و قال فی آخر الکلام فسبیلهم ان یسکتوا آء و یلزمو(۱) الجماعة.

(شعب الایمان ج ۶ صفحہ ۶۳)

مفارقت جماعت کا معنی یہ ہے کہ جمہور کی نظروں میں کسی شخص کا فاسق ہونا اس شخص کی امامت کے خلاف نہیں اور ایک قلیل جماعت اس کے مخالف ہو تو اس قلیل جماعت کو اس مخالفت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جمہور ان کے مخالف ہیں اور ان کی (قلیل جماعت کی) رائے کو مردود سمجھتے ہیں اور ان کی باہم مخالفت کی وجہ سے ضرور فتنہ سر اٹھائے گا تو اس فتنے کے قلع قمع کے لئے قلیل جماعت کے لئے دو ہی راستے ہیں یا خاموش ہو جائیں یا جماعت سے وابستہ ہو جائیں

marfat.com

Marfat.com

(حلیمی کا کلام ختم ہوا)

اس طرح جب ایک مسئلہ میں دو جماعتوں کا اختلاف ہو جائے تو قلیل جماعت کو اس پر خاموش رہنا چاہیے یا پھر جماعت کے ساتھ اتفاق کر لینا چاہیے تاکہ فتنہ دب جائے اور نقصان نہ پہنچے۔ حلیمی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ نفیس تصریح روایت ابن ماجہ کی مؤید ہے کہ اختلاف کی صورت میں سواد اعظم سے وابستہ ہو جاؤ اور سواد اعظم اہل سنت و جماعت ہی ہیں اس سے زیادہ جماعت اہل سنت کے مبنی برحق ہونے پر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے فتدبروا وتفکروا۔

حدیث شریف: عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه قال اثنان خیر من واحد و ثلاثة خیر من اثنین و اربعة خیر من ثلاثة فعلیکم بالجماعة فان اللہ تعالیٰ لن یجمع امتی الا علی هدی (الدرر السنیه ص ۳۰ مسند احمد جلد ۵ ص ۵۰)

قال السید احمد بن زین دحلان الشافعی المفتی بمکة المکرمة المشرفة منهولاء المنکرون للتوسل والزیارة فارقوا الجماعة والسواد الاعظم (درر السنیه ص ۳۰)

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو ایک سے بہتر ہیں اور تین دو سے بہتر ہیں اور چار تین سے بہتر ہیں پس تم پر جماعت لازم ہے اللہ رب العزت ہرگز میری امت کو جمع نہیں کرے گا مگر ہدایت پر۔

سید احمد زینی دحلان شافعی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں یہ لوگ جو توسل اور زیارت کے منکر ہیں انہوں نے جماعت اور سواد اعظم کو چھوڑ دیا۔

پس عقائد اہل سنت و جماعت سے انحراف کرنے والے اور ان عقائد حقہ کی مخالفت کرنے والے سواد اعظم سے الگ ہیں اہل السنۃ کے وہ عقائد ہیں جن پر جمہور عمل کر رہا ہے اور یہ

Marfat.com

بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ سواد اعظم کبھی گمراہی اور ضلالت پر جمع نہیں ہوگی۔ یہ حدیث شریف شاہد عادل ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ بلکہ ہمیشہ ہدایت پر متفق رہے گی ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا ان عقائد پر اتفاق جو سواد اعظم کے ہیں اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ ہی ہدایت کا منبع و مرکز ہیں اور بمطابق فرمان رسول اکرم ﷺ۔

اتبعو السوادا لاعظم من شذ شذ فی النار

جن لوگوں نے اتباع اہل سنت چھوڑ دی واصل جہنم ہوں گے

قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی فرماتے ہیں۔

خذوا فی تفسیر کتاب اللہ و تاویلہ ما اجتمع علیہ الامۃ ولا تلھبوا الی خبط آرائکم علی خلاف الاجماع عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ یرضی لکم ثلاثا و یسخط لکم ثلاثا یرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکو ابہ شیئا و ان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا وان تنا صحوا من ولی اللہ امرکم ویسخط لکم قیلا و قالا واضاعۃ المال و کثرۃ السوال۔

(رواہ مسلم فی کتاب الامارۃ ج ۲ ص ۷۵، تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۰۶)

"اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تفسیر اور اس کی تاویل وہ کرو جس پر امت کا اجماع ہے اور اپنی خبط آراء کی طرف نہ جاؤ (خبط کا مطلب ہے امور میں بغیر بصیرت کے تصرف کرنا) کہ اجماع کا خلاف ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزیں پسند فرماتا ہے (ان پر عمل کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے) اور تین چیزیں ناپسند فرماتا ہے (ان سے ناراض ہوتا ہے) جو چیزیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں اللہ کی عبادت کرو اور اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ سب اللہ کی رسی کو

marfat.com

Marfat.com

مضبوطی سے پکڑے رکھو اور اللہ عزوجل نے جن کو تم پر والی بنایا اس کی نصیحت پر خلوص نیت سے عمل کرو۔ وہ تین چیزیں جو باعث ناراضگی ہیں ان میں قیل وقال (اپنی رائے سے کتاب اللہ کی تاویل) مال ضائع کرنا اور کثرت سوال۔"

اب ذرا قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول اور اس پر بطور استشہاد پیش کی گئی حدیث شریف پر بنظر انصاف غور کریں کہ جو لوگ اللہ کے کلام کی تفسیر اور تاویل اپنی رائے سے کرتے ہیں وہ خلاف اجماع ہے اور مقام غور یہ ہے کہ مخالفین اپنے اعتقادات کی صحت ثابت کرنے کے لئے جو کلام اللہ کی تفسیر کرتے ہیں وہ خلاف اجماع ہے اس بات کی تائید مقصود ہو تو مخالفین کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ حقائق آپ کے سامنے آجائیں گے لہذا کلام اللہ کی تفسیر و تاویل اپنے رائے سے کرنا خلاف اجماع ہے اور خلاف اجماع خلاف سواد اعظم اور خلاف سواد اعظم خلاف اہل سنت و جماعت ہے کیونکہ اعتقادات میں ان کے استدلالات و استشہادات قیل وقال کے زمرہ سے ہیں اور فرمان خدا کے مطابق یہ ناراضگی کے مستحق ہیں اس لئے اہل سنت و جماعت کے عقائد ہی سواد اعظم کے مطابق ہیں۔

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔

قیل تفرقوا بسبب استخراج التاویلات الفاسدة من تلک النصوص ثم اختلفوا بان حاول کل واحد منهم نصرة قوله و مذهبه و قال فی آخره و القول انک اذا نصفت علمت ان اکثر علماء هذا الزمان صاروا موصوفین بهذه الصفة فنسال الله ال عفو والرحمته۔

تفسیر کبیر ج ۸ ص ۱۶۹

"امام المتکلمین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس قول (وتفرقوا واختلفوا) کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں "بعض لوگوں کا قول ہے انہی نصوص سے تاویلات فاسدہ کے استخراج

Marfat.com

کی وجہ سے تفرقہ بندی ہوئی پھر ہر ایک نے اپنے قول و مذہب کی تائید میں ان فاسد تاویلات کا سہارا لے کر مختلف حیلے کئے اور اختلاف کو رواج دیا۔ اور میں کہتا ہوں (یعنی امام فخر الدین) جب تو انصاف کرے گا تو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کے اکثر علماء اس صفت سے متصف ہیں۔"

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ لوگوں نے باطل اور فاسد تاویلات کے ذریعے اپنے اپنے مذہب کو ثابت کرنے کی کوشش میں گمراہی کا ارتکاب کیا اگر نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان کی مد نظر رکھ کر تدبیر کریں تو معلوم ہوگا کہ اہل سنت و جماعت کا استخراج حق و صواب پر مبنی ہے حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی صرف ایک جنتی ہوگا باقی تمام جہنمی ہوں گے عرض کیا وہ جنتی اور ناجی فرقہ کون سا ہے فرمایا سواد اعظم۔

صاحب تفسیر قرطبی لکھتے ہیں

(یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ) واختلفوا فی التعین فقال ابن عباس تبیض وجوہ اہل السنۃ و تسود وجوہ اہل البدعۃ قلت و قول ابن عباس ھذا رواہ مالک بن سلیمان الھروی اخو غسان عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ فی قول اللہ تعالیٰ (یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ) قال یعنی تبیض وجوہ اہل السنۃ و تسود وجوہ اہل البدعۃ

(تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۰۷، ۱۰۸)

"عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی اس آیہ کریمہ (یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ) کے ماتحت فرماتے ہیں اس کی تعیین میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تبیض وجوہ سے اہل سنت مراد ہیں اور (تسود وجوہ) سے اہل بدعت مراد ہیں صاحب قرطبی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کو مالک بن سلیمان ھروی غسان ھروی کے بھائی نے مالک بن انس سے اور انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے

marfat.com
Marfat.com

روایت کیا حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ۔

صاحب تفسیر قرطبی نے واضح کردیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہل سنت ہیں اور جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اہل بدعت ہیں اور اہل بدعت وہ فرقے ہیں جنہوں نے اللہ کے کلام کی غلط تفسیر و تاویل کی۔ مزید تحریر فرماتے ہیں۔

ھولاء اھل طاعة اللہ والوفاء بعھدہ

''اہل سنت وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور اس کے عہد سے وفا برتی'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (من یطع الرسول فقد اطاع اللہ) اطاعت رسول ہی اطاعت خدا ہے اور اطاعت رسول کرنے والے ہی اہل سنت و جماعت ہیں جیسا کہ حضرت ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے آپ کا قول گذر چکا۔

ابن حیان نحوی فرماتے ہیں

قیل وجوہ اھل السنة و وجوہ اھل البدعة و اھل البدعة فی قول قتادة ھم اصحاب البدع من ھذہ الامة زادالزمخشری و ھم المشبھة و المجبرة و الحشویة و اشباھھم و قال ابوامامة ھم الحروریہ قال بعض معاصرینا فی قول قتادہ وابی امامة نظر فان مبتدعة ھذا الامة والحروریة لم یکونوا لا بعد موت النبی ﷺ بزمان و کیف نھی اللہ المومنین ان یکونوا کمثل قوم فاظھر تفرقھم ولا بدعھم الا بعد انقطاع الوحی و موت النبی ﷺ الا ان یکون تفرقو واختلفوا من الماضی الذی ارید بہ المستقبل فیکون المعنی ولا تکونوا کالذین یتفرقون و یختلفون فیکون ذالک اعجاز القران و اخبارہ بما لھم یقع ثم وقع۔

Marfat.com

(تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص ۲۱)

ابن حیان نحوی فرماتے ہیں کہ بعض کا قول ہے کہ سفید چہروں سے مراد اہل سنت کے چہرے اور سیاہ چہروں سے مراد اہل بدعت کے چہرے ہیں قتادہ کے قول کے مطابق سیاہ چہروں سے مراد نبی اکرم ﷺ کے امت کے بدعتی لوگ ہیں زمخشری نے اس بات میں زیادتی کی اور کہا کہ وہ مشبہ اور جبریہ اور حشویہ وغیرہ ہیں ابوامامہ کا قول ہے کہ حروریہ ہیں علامہ ابن حیان فرماتے ہیں ہمارے بعض معاصرین کا قول قتادہ اور ابوامامہ پر اعتراض ہے کہ اس امت کے بدعتی لوگ اور حروریہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہوئے تو جن لوگوں کی تفرقہ بندی اور بدعت ابھی ظاہر نہ ہوئی تھی بلکہ وفات نبی اکرم ﷺ اور وحی کے منقطع ہونے کے بعد ان کا عمل ظاہر ہوا ان کے طرز عمل سے مومنوں کو کیونکر منع فرمایا گیا؟

جواب اس اعتراض کا یوں ارشاد فرمایا

تفرقوا اور اختلفوا دونوں ماضی کے صیغے ہیں مگر ان سے مراد مستقبل لی گئی ہے پس معنی یوں ہوگا کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو مستقبل میں فرقہ بندی اور اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اور یہ معنی اعجاز قرآن کی دلیل ہے کہ جو ابھی تک کام واقع نہیں ہوا اس کے وقوع کی خبر دے دی۔

ابن حیان نے اہل سنت کی حقانیت کو ثابت کر دیا اور اہل بدعت کی تعریف کر کے ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ رسید کیا ہے جو اہل سنت و جماعت کو بدعتی کہتے ہیں۔ درحقیقت وہ خود بدعتی ہیں اہل سنت کے چہرے قیامت کو سفید و چمکدار ہوں گے اور اہل بدعت کے دنیا و آخرت میں چہرے سیاہ اور تاریک رہیں گے (انشاء اللہ)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں اور علاء الدین علی المعروف بالخازن تفسیر خازن میں فرماتے ہیں۔

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قراء ھذا لآیۃ قال

marfat.com

Marfat.com

تبیض وجوہ اهل السنة وتسود وجوہ اهل البدعة اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس بسند ضعیف عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال تبیض وجوہ اهل السنة و تسود وجوہ اهل البدعة.

(تفسیر مظہری ج ۲ص ۱۱۶تفسیر خازن ج ۱ص ۲۸۶دیلمی ج ۵ص ۴۴۹)

''سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی اور فرمایا"تبیض وجوہ اهل السنة و تسود وجوہ اهل البدعة"

اور صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں تبیض وجوہ سے مراد اہل سنت ہیں اورتسود وجوہ سے مراد اہل بدعت ہیں فرماتے ہیں کہ چہرے کے سفید اور سیاہ ہونے میں دوقول ہیں ایک قول یہ ہے کہ سفیدی چہرہ فرح وسرور سے کنایہ ہے اور سیاہی حزن وملال سے۔ اور یہ مجاز مستعمل ہے اس طرح معنی یہ ہوئے کہ چہروں کی چمک اور سفیدی بوجہ نیک عمل ہے اور اہل بدعت کے چہروں کا سیاہ ہونا ان کی بداعمالی اور بدعقیدگی کی نحوست ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ چہروں کا سفید سیاہ ہونا حقیقتا ہوگا جیسا کہ چہرا سفید اور سیاہ ہوتا ہے باعتبار رنگت کے اہل سنت کے چہرے سفید بنائے جائیں گے اوران کونور پہنایا جائے گااور اہل بدعت کے چہرے سیاہ بنائے جائیں گےان کوظلمت پہنائی جائے گی۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ اہل موقف جب سفید چہرے والوں کودیکھیں گےتو پہچان جائیں گے کہ یہ اہل سعادت ہیں اور جب سیاہ چہرے والوں کودیکھیں گےتو جان جائیں گے کہ یہ اہل شقاوت (بدعقیدہ) ہیں (ملخصا از خازن)

میں نے (قومیں) میں بدعقیدہ کا اضافہ کیا ہے کیونکہ مفسرین نے تبیض وجوہ وتسود وجوہ میں اہل سنت اور اہل بدعت کاتعین فرمایااور اہل بدعت بدعقیدہ ہی ہوتے ہیں حضرات انبیاء ومرسلین علیهم الصلوات والسلام، آئمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اورعلمائے صالحین کی شان میں

Marfat.com

گستاخیاں کرنے والوں کی بھی سزا ہے اور کچھ گستاخان رسول ﷺ ایسے بھی ہیں جن کا دنیا میں ہی چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے ہم نے دیکھا کہ کچھ علمائے سو کی موت آئی تو ان لوگوں کا چہرہ مخلوق خدا کو نہیں دکھلایا گیا کیونکہ یہ چہرے دیکھنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ اہل بدعت کے لئے اس میں عبرت کا مقام ہے۔ (فاعتبروا یااولی الابصار)

اس طرح تفسیر کشاف میں ہے "قیل اھل البدع و لا ھواء"

یعنی "تسود وجوہ" سے مراد اہل بدعت و ہوا ہیں۔

(تفسیر کشاف ج ا ص ۳۹۹)

فتح الباری میں ہے

و ھو العدالة لما کانت تعم الجمیع لظاھر الخطاب اشار الی انھا من العام الذی ارید به الخاص أو العام المخصوص لان اھل الجھل لیسوا عدولا وکذالک اھل البدع فعرف ان المراد بالوصف المذکور اھل السنة و الجماعة وھم اھل العلم الشرعی وقال الکرمانی مقتضی الامر بلزوم الجماعة انه یلزم المکلف متابعة ما اجمع علیه المجتھدون و ھم المراد بقوله وھم اھل العلم.

(فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱۳ ص ۳۱۶، عمدۃ القاری ج ۲۵ ص ۶۵)

"حافظ ابن حجر عسقلانی قرآن پاک کی آیت (وکذالک جعلنا کم امۃ وسطا) کے تحت باب "وما امر النبی ﷺ بلزوم الجماعۃ وھم اہل العلم" کے پیرائے میں "وسطا" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وسطا سے مراد عدالت ہے ظاہر خطاب کی وجہ سے جب یہ آیہ کریمہ امت کے لئے عام تھی تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا اگر چہ یہ آیہ کریمہ "عدالت" میں عام ہے لیکن

marfat.com
Marfat.com

اس ۔ے مراد خاص ہیں یا عام مخصوص مراد ہیں اس لئے کہ جاہل لوگ صاحب عدل نہیں ہو سکتے اور اسی طرح اہل بدعت بھی صاحب عدل وانصاف نہیں ۔ وصف مذکور یعنی (امۃ وسطا) عدالت سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں ۔اور کرمانی فرماتے ہیں لزوم جماعت کا امر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جس پر آئمہ مجتہدین کا اجماع ہے مکلف کو اس کی پیروی کرنا لازم ہے اور (وھم اھل العلم) سے بھی مراد ہے ۔"

☆مرقاۃ میں ہے

ماانا علیه واصحابی المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی فلا شک ولا ریب انهم اهل السنة و الجماعة.

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول ص ۲۴۸)

"ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ "ما انا علیه واصحابی" سے مراد وہ ہدایت یافتہ لوگ ہیں جو میری (نبی کریم ﷺ) اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت پر سختی سے عمل پیرا ہوں گے (تمسک کا معنی ہے چمٹ جانا) بلا شک وریب وہ اہل سنت و جماعت ہیں ۔"

اس تصریح سے ثابت ہوا کہ جس نجات پانے والے گروہ کی نبی کریم ﷺ نے بشارت دی وہ اہل سنت و جماعت ہیں ۔

☆تفسیر البحر المحیط میں ہے

صراط الذین ای طریق السنة والجماعة قاله القشیری وفی الخازن صراط الذین ای السنة والجماعة.

صراط الذین میں صراط سے مراد سنت اور جماعت ہے یہ قول امام قشیری کا ہے اس طرح صاحب تفسیر خازن نے فرمایا صراط الذین سے مراد طریق اہل سنت و جماعت ہے اور سنت اور جماعت کی پیروی کرنے والے اہلسنت و جماعت ہیں لہذا صراط سے مراد طریق اہل سنت و

Marfat.com

جماعت ہے لہذا اہل سنت والجماعت ان لوگوں کے راستے پر ہیں جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا۔

"اے ہمارے رب تو ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا" اور انعام یافتہ لوگوں کی وضاحت بھی خود رب ذوالجلال نے قرآن پاک میں یوں فرمائی ۔(من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین) وہ انبیاء ہیں صدیق ہیں شھداء ہیں اور نیک لوگ ہیں۔

لہذا ان تمام تصریحات اور تشریحات سے واضح ہوا کہ اہل سنت وجماعت اسی طریق پر ہیں جس پر انبیاء، صالحین، شھداء اور صالحین ہیں۔

حدیث شریف: عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنین و سبعین فرقة و تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملة کلهم فی النار الا واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه و اصحابی و فی روایة فی الجنة و هی الجماعة

(طبرانی فی الکبیر ج ۱۹ ص ۳۷۷، ج ۸ ص ۱۵۳ و بروایت معاویہ بن ابی سفیان ؓ فی مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۰)

ترجمہ: امت محمدیہ تہتر فرقوں میں بٹے گی صرف ایک ناجی ہوگا باقی تمام دوزخی اور ناجی فرقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ بحیثیت اتفاق ایک جماعت ہے اور اعمال وافعال کی حیثیت سے متبع سنت ہے جس کا خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ فرقہ ناجی ہے کیونکہ آثار صحابہ اور اقوال و افعال نبویہ کو سنت کہتے ہیں اور بہمہ وجوہ یکسو ہو کر اصول اسلامیہ پر عمل کرنے سے مجموعی ہیئت و صورت حاصل ہوتی ہے جس کا نام جماعت ہے اور ایسی جماعت صرف اہل السنۃ ہے جملہ اہل ایمان کو جماعت علماء وصلحا کی اتباع لازم ہے کیونکہ یہی لوگ مطاع و مرشد و مقتدا بننے کا استحقاق رکھتے ہیں پس جب جماعت کی متابعت واجب ہوئی اور اتباع جماعت، اتباع سنت سے حاصل

marfat.com
Marfat.com

ہوتی ہے تو مجمع جماعت کا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔

علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں

"قال بعض المفسرین فعلیکم یا معشر المومنین اتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ و الجماعۃ فان نصرۃ اللہ تعالیٰ و توفیقہ فی موافقتھم و خذلانہ و سخطہ فی مخالفتھم و ھذہ الطائفۃ الناجیہ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعہ ھم الحنفیون و المالکیون و الشافعیون و الحنبلیون و من کان خارجا من ھذہ المذاھب فی ذالک الزمان مخصوص اھل البدعۃ و النار ۔

''بعض مفسرین نے کہا ہے اے ایمان والو فرقہ ناجیہ اہل السنۃ والجماعۃ کی اتباع لازم پکڑ۔ وہ فرقہ مقلدین مذاہب اربعہ ہے باتحقیق خدا کی نصرت اور توفیق ان کی موافقت میں ہے اور وبال و رسوائی اور خسران ان کے خلاف میں ہے اور جو ان کی تقلید و موافقت سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔''

اس حدیث مذکور سے چند امور مستفاد ہوئے ہیں۔

(۱) مذہب اہل السنۃ یقیناً حق و واجب الاعتقاد ہے۔

(۲) جو اس کے خلاف ہو قطعاً باطل اور موجب ضلال و نکال ہے۔

(۳) صرف یہی ایک مذہب ہے جو ناجی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

(۴) سوائے اس فرقے کے باقی تمام دوزخی ہیں۔

(۵) جو شخص اہل السنۃ کو جنتی اور دیگر تمام فرقوں کو جہنمی نہ سمجھے وہ حدیث کا مخالف ہے۔

(۶) اقوال و افعال و احوال نبویہ اور طریقہ صحابہ کو سنت کہتے ہیں اور کثرت اہل اسلام کا نام جماعت ہے اسی وجہ سے یہ جماعت اہل السنۃ والجماعت کے نام سے موسوم ہوئی۔

(۷) صرف امت محمدیہ میں شامل ہونے اور کلمہ گو ہونے سے نہیں بلکہ صحیح العقیدہ ہونا اور

Marfat.com

صحابہ علماء کا اتباع ایمان کے لئے شرط اول ہے۔

(۸) علماء و صلحاء کے نزدیک فرقہ ناجیہ مقلدین ہیں کوئی اور نہیں۔

(۹) جو مخالف ہے یعنی رافضی، خارجی، نجری، مرزائی، وہابی، غالیہ وغیرہ یہ تمام فرقے ناجیہ سے خارج ہیں۔

(۱۰) مقلدین کے مخالف قول و فعل و عقیدہ پر عمل درآمد اور اعتقاد رکھنا اور ان کو اپنا پیشوا و مقتدا جاننا کلھانی النار (تمام جہنمی ہیں) میں داخل ہوتا ہے۔

(۱۱) صرف سنت پر عمل کرنا اور صحابہ کرام کے طریقے کو ترک کرنا ناجیہ کی علامت نہیں۔

(۱۲) سنت نبوی و سنت صحابہ کے قائل و عامل و ناقل آئمہ مجتہدین ہیں اور ان کے اقوال و افعال کی اتباع کرنے والے مقلدین ہیں لہذا یہی فرقہ ناجیہ اور اہل سنت ہیں۔

(۱۳) ہر ایک مذہب میں سیر کرنا، جملہ احکام مذاہب اربعہ کا متبع ہونا اور اردو ترجمہ مشکوۃ پڑھ کر مجتہدین کے مسائل اجتہادیہ مختلفہ پر حکم صواب و خطا لگا دینا اور اپنے آپ کو مجتہدوں سے بڑھ کر ماننا "کلھم فی النار" کا نشان عظیم ہے۔

(بحوالہ رسالہ صواعق المحیہ علی اعداء ابی حنیفہ لمولنا محبوب احمد المعروف خیر شاہ حنفی امرتسری ص ۲۳)

حدیث شریف: عن عبداللہ بن مالک بن ابراھیم بن الاشتر النخعی عن ابیہ عن جدہ قال قام عمر رضی اللہ عنہ عند باب الجابیۃ و ذکر النبی ﷺ ثم قال ان یداللہ علی الجماعۃ والفلمع الشیطان والحق اصل فی الجنۃ والباطل اصل فی النار۔

(تاریخ کبیر ج ۷ ص ۳۶۳)

وفی روایۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال

marfat.com

Marfat.com

علیکم بالجماعة

(تاریخ کبیر ج ۸ ص ۳۲۸)

ابراہیم بن اشرف نخعی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی وہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام جابیہ میں دروازے کے نزدیک کھڑے تھے اور نبی کریم ﷺ کو یاد کر رہے تھے پھر فرمایا بے شک اللہ کی نصرت و حمایت جماعت پر ہے اور تنہا شیطان کے ساتھ ہے حق کی اہل جنت ہے اور باطل کی اہل جہنم ہے۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ شفیع محشر ﷺ نے فرمایا تم پر جماعت لازم ہے"۔

ان احادیث سے معلوم ہوا اللہ کی نصرت و حمایت اہل سنت و جماعت پر ہے کیونکہ یہی مسلک حق ہے اور اسی کے جنتی ہونے کی نبی کریم ﷺ نے بشارت دی۔

حدیث شریف: عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ ﷺ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ

اس حدیث شریف کے ماتحت امام نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء ویتناول کل خارج عن الجماعۃ ببدعۃ او بغی او غیرھا و کذا الخوارج

(مسند احمد ج اول ص ۳۸۲ ، اتحاف ج ۵ ص ۵۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان مرد کا خون حلال نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین (میں سے کسی ایک) کا خون کرنا جائز

Marfat.com

ہے اور ان کو قتل کرنا درست) اول: شادی شدہ زانی۔ دوم: جان کے بدلے جان (قصاص) سوم: دین کا تارک جو جماعت سے جدا ہو جائے۔

حدیث مقدس اس بات کی بین دلیل ہے کہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں اور مسلمان وہ ہے جو توحید و رسالت کا اقرار کرے فقط توحید یعنی لا الہ الا اللہ شعار مومن نہیں جیسا کہ خارجیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ پڑھ لینے سے مومن بن جاتا ہے خواہ اس کے دل میں کفر کا اعتقاد ہی کیوں نہ ہو۔ پھر مسلمانوں میں سے تین اشخاص ایسے ہیں جن کا خون مباح ہے (۱) شادی شدہ زانی کہ اسے رجم کیا جائے۔ (۲) قصاص کا خون (۳) اس شخص کا خون جو جماعت سے جدا ہو وہ تارک دین ہے لہذا اس کا خون بھی جائز ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! اس حدیث مقدسہ کو غور سے پڑھو کہ جماعت کو چھوڑنے والا تارک دین ہے اور یہ بات اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے عظیم خوشخبری ہے کیونکہ وہ اس حکم سے بری ہیں اور متبع سنت ہیں اور تابع جماعت وسواد اعظم ہیں اتباع جماعت اتباع سنت سے حاصل ہوتی ہے اور متبع جماعت کا نام ہی اہل السنۃ والجماعۃ ہے لہذا اس سے جدا ہونے والا ہی دین کا تارک ہے۔

حدیث شریف: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال النبی ﷺ الصلوة الی الصلوة التی قبلها كفارة والجمعة الی الجمعة التی قبلها كفارة والشهر الی الشهر الذی قبله كفارة الامن ثلاث قال عرفنا انه امر حدث الامن الشرک بالله ونكث الصفقة و ترک السنة قال قلنا يا رسول الله ﷺ هذا الشرک بالله قد عرفناه فما نكث الصفقة وترک السنة قال اما نكث الصفقة فان تعطی رجلا بيعتک ثم تقاتله بالسيف اما ترک السنة فالخروج من الجماعة

(مسند احمد دوم ص ۵۰۶، مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۴)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک نماز اپنی ما قبل نماز تک اور جمعہ ما قبل جمعہ تک اور مہینہ ما قبل مہینہ تک (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہے مگر تین امور ایسے ہیں (جن کے کرنے سے یہ نماز، جمعہ اور مہینہ کفارہ نہیں بنتے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے پہچان لیا ضرور کوئی نیا حکم ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے، امام کی بیعت توڑنے والے اور سنت ترک کرنے والے اس حکم میں شامل نہیں۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ عزوجل کے ساتھ شرک تو ہم نے پہچان لیا۔ مگر نکث صفقہ اور ترک السنۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو کسی آدمی کو اپنی بیعت دے دے پھر تو اس کے ساتھ تلوار سے جنگ کرے (یہ نکث صفقہ ہے) اور "ترک السنۃ" جماعت سے خارج ہونا ہے۔

معلوم ہوا جماعت سے خروج ترک سنت اور جماعت سے وابستگی سراپا سنت ہے جن لوگوں نے جماعت سے خروج کیا انہوں نے سنت کو ترک کر دیا گویا جماعت سے وابستگی سنت سے وابستگی ہے اور اس سے قطع تعلق سنت سے انحراف کرنا ہے۔

لہٰذا!

جماعت سے وابستہ ہو کر اہل سنت بن جاؤ اس جماعت سے وابستہ ہو جاؤ گے تو فلاح و فوز اور دائمی نجات تمہارا مقدر بنے گا اور اگر اس سے ہٹ گئے اور کٹ کر دوسروں سے جا ملے تو خسران دارین سے تمہیں کوئی نہ بچا سکے گا۔

Marfat.com

حرف آخر

آئمہ مفسرین ومحدثین متاخرین ومتقدمین کی عبارتوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہو چکی کہ اہلسنت والجماعت کا مسلک حق اور صحیح اور ان کے عقائد مبنی بر صواب ہیں۔

اللہ تعالیٰ بوسیلہ، شفیع المذنبین، رحمتہ اللعالمین، نور مجسم، ہادی اعظم نبی مکرم حضور پر نور شافع یوم نشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہم سب کو مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

اور مجھ جیسے ناچیز وحقیر پر از صد ہا تقصیر راجی عفو وکرم کی یہ سعی حقیر اپنی بارگاہ صمدیت میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔

والصلوة والسلام علی سید المرسلین و آله والتابعین .

"بروز ہفتہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۱ ہجری بمطابق ۷ انومبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوا۔

محمد ابراہیم عفی عنہ

خادم

دارالعلوم کنز الایمان (نصیرہ)

کھاریاں ضلع گجرات

ماخذ ومراجع

marfat.com
Marfat.com

(۱) تفسیر کبیر علامہ فخر الدین رازی ابو عبداللہ محمد بن عمر بن حسین قرشی طبرستانی، متوفی ۶۰۶ھ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ طہران

(۲) تفسیر طبری: ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ، دار المعرفہ بیروت لبنان

(۳) تفسیر قرطبی: ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی متوفی ۶۶۸ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴) تفسیر مظہری: القاضی محمد ثناء اللہ العثمانی المظہری، متوفی ۱۲۲۵ھ، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۵) تفسیر بحر محیط: اثیر الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی، متوفی ۷۵۴ھ، دار القرآن الکریم بیروت

(۶) تفسیر صادی: احمد بن محمد الصاوی لمالکی الخلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ، مصطفیٰ البابی الحلبی مصر

(۷) تفسیر خازن: علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی المعروف بالخازن، حافظ کتب خانہ مسجد روڈ کوئٹہ

(۸) بخاری شریف: ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، مطبوعہ بیروت

(۹) مسلم شریف: ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری متوفی ۲۶۱ھ مطبوعہ ہند

(۱۰) فتح الباری شرح صحیح بخاری: علامہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ مطبوعہ بیروت لبنان

(۱۱) عمدۃ القاری شرح بخاری: علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن عینی متوفی ۸۵۵ مکتبہ رشیدہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۱۲) نووی شرح مسلم: شیخ محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النووی متوفی ۶۷۶، اصح المطابع دھلی

Marfat.com

(۱۳) سنن نسائی: حافظ ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ مکتبہ سلفیہ لاہور
(۱۴) الشفا بتعریف حقوق المصطفی: الحافظ ابی الفضل عیاض بن موسیٰ القاضی الیحصبی متوفی ۵۴۴ دارالکتب العلمیہ مصر
(۱۵) نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض: علامہ احمد شہاب الدین خفاجی متوفی تقریبا گیارھویں صدی دارالفکر بیروت
(۱۶) مسند امام احمد: ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ ادارہ احیاء السنہ گوجرانوالہ
(۱۷) المعجم الکبیر: حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ ادارہ احیاء التراث العربی بیروت
(۱۸) مسند دیلمی: حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ المکتبہ اثریہ سانگلہ ہل
(۱۹) مصنف عبدالرزاق: الحافظ الکبیر ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی متوفی ۲۱۱ھ منشورات المجلس العلمی سورت ہند
(۲۰) نیل الاوطار: محمد بن علی بن محمد شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ دار احیاء التراث العربی بیروت
(۲۱) صحیح ابن خزیمہ: ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری متوفی ۳۱۱ المکتب الاسلامی بیروت
(۲۲) مصنف ابن شیبہ: ابوبکر عبداللہ بن محمد ابی شیبہ العبسی متوفی ۲۳۵ھ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی
(۲۳) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح علامہ علی بن سلطان محمد القاری ۱۰۱۴ھ مکتبہ امدادیہ ملتان
(۲۴) اشعۃ اللمعات: علامہ عبدالحق بن سیف الدین دہلوی متوفی ۱۰۵۰ھ منشی نول کشور لکھنو
(۲۵) جامع المسانید: ابی المؤید محمد بن المحمود الخوارزمی متوفی ۶۶۵ھ دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

(۲۶) المقاصد الحسنہ للسخاوی: علامہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی متوفی ۹۰۲ھ دار الکتاب العربی بیروت

(۲۷) سیرت حلبیہ: علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ دار المعرفہ بیروت

(۲۸) شعب الایمان: ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲۹) فتح القدیر شرح ھدایہ: شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام متوفی ۸۶۱ مکتبہ رشیدہ

(۳۰) الکفایہ شرح ھدایہ: مولانا جلال الدین الخوارزمی الکرمانی مکتبہ رشیدہ

(۳۱) تاریخ الکبیر: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۳۲) بحر الرائق شرح کنز الدقائق: علامہ زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم الحنفی متوفی ۹۷۰ ایم ایچ سعید کمپنی کراچی

(۳۳) مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر: عبدالرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان المدعو بشیخ زادہ: ۱۰۷۸ھ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۳۴) شرح العقایہ: حافظ علی بن محمد سلطان انصاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ ایم۔ ایچ سعید کمپنی کراچی

(۳۵) صحیح ابن حبان: الحافظ محمد بن حبان بن احمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۳۶) تہذیب التہذیب: علامہ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد

(۳۷) نکیت انظراف علی تحفۃ الاشراف متوفی ۸۵۲ھ المکتب اسلامی بیروت

(۳۸) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف: الامام جمال الدین ابی الحجاج یوسف بن المزی

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن یوسف المزی متوفی ۶۵۳ھ المکتب اسلامی بیروت

(۳۹) میزان الاعتدال: محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی شمس الدین ابو عبداللہ المعروف بامام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل

(۴۰) الکاشف: دارالکتب العلمیہ بیروت۔

(۴۱) اسد الغابہ: شیخ علامہ عزالدین ابی الحسن الشیبانی المعروف بابن اثیر متوفی ۶۳۰ مکتبہ اسلامیہ ریاض الشیخ

(۴۲) الاصابہ فی تمیز الصحابہ: علامہ حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۴۳) الستیعاب: ابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی المالکی متوفی ۴۶۳ھ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۴۴) الصحاح الجوہری: شیخ ابو النصر اسماعیل بن حماد جوہری متوفی ۳۹۳ھ دار العلم للملایین بیروت

(۴۵) لسان العرب: الامام العلامہ بن منظور متوفی ۷۱۱ھ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۴۶) التمہید فی علم الکلام والتوحید: علامہ عبدالشکور سیالمی متوفی مطبوعہ ہند

(۴۷) الفتاوی الرضویہ: مجدد ملتہ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ متوفی ۱۳۴۰ھ دار العلوم امجدیہ مکتبہ رضویہ کراچی

(۴۸) رسالہ تعلیم المتعلم: الامام الہمام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی متوفی ۱۵۰ھ مخطوطہ

(۴۹) فتاوی جواہر الامالی: مولانا محمود الطاہر الخطابی مخطوطہ

(۵۰) رسالہ سنائی مولانا ضیاء الدین نسائی متوفی ۵۲۵ مخطوطہ

(۵۱) الدرالسنیہ: علامہ سید زینی احمد دحلان مفتی مکۃ المکرمہ مطبع میمنہ مصر

(۵۲) الفجر الصادق: مولانا جمیل افندی صدقی الزہاوی مطبوعہ مصر

(۵۳) صواعق الٰہیہ علی اعداء ابی حنیفہ: علامہ محبوب احمد المعروف خیر شاہ حنفی مطبوعہ امرتسر

marfat.com

Marfat.com

مکتبہ جمالِ کرم
کے دیگر مطبوعات

- ★ ہم مدینے چلے
- ★ والدین مصطفےٰ
- ★ مزارات پر عورتوں کی حاضری
- ★ تعزیت اور ایصالِ ثواب کا ثبوت
  قرآن وحدیث کی روشنی میں
- ★ نماز کے بعد دُعا کی فضیلت اور اس کا استحباب
- ★ یارسول اللہ پکارنے کا ثبوت
- ★ مقدمہ ابنِ خلدون
- ★ امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ
- ★ نماز کے وقت ہاتھ کہاں باندھیں
- ★ مالک ومختار نبی
- ★ تصویر کا شرعی حکم

مکتبہ جمالِ کرم

۹۔ مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ○ لاہور

فون : ۷۳۲۴۹۲۸

Marfat.com

Marfat.com